Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2006

2-12-06

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 40

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

11 رمضان 1427 ہجری / 5 اخاء 1385 ہش / 5 اکتوبر 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 30 ستمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور مختلف قرآنی دعاؤں کی بصیرت افروز اور پُر معارف تشریح فرمائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

صلح کیلئے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کردے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (سورۃ الحجرات 10-11)

ترجمہ: اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ پس اگر ان میں سے ایک دوسرے کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے۔ اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ۔ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص کذاب نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان اصلاح کروانے کی غرض سے صرف اچھی بات پہنچائے۔

☆...... ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس دن میں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے ہر عضو پر صدقہ ہے اگر تو دو بندوں کے درمیان عدل کرتا ہے تو یہ صدقہ ہے۔

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہو۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''اس جماعت کو تیار کرنے کی غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو، اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے اور دوسرا چپ رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کیلئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے پس جب تبدیلی نہ ہو گی جب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں کوئی ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے'' (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۹۹)

آدم اوّل کو شیطان پر فتح دعا ہی سے ہوئی تھی اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرتا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی

مختلف قرآنی دعاؤں کی بصیرت افروز اور پُر معارف تشریح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 ستمبر 2006 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ ہفتے سے رمضان شروع ہے۔ یہ مہینہ ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اتارا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (بقرہ :102) {ترجمہ:: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں} فرمایا پس ہدایت سے تبھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب اس کو پڑھ کر اس پر عمل بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت سے احکامات اُتارے ہیں جن میں سے بعض کے بجا لانے کا حکم ہے اور بعض باتوں سے روکا گیا ہے اس میں گزشتہ انبیاء کی دعائیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہیں۔ مختلف حالات کے پیش نظر مختلف دعائیں اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ ہمیں سکھائی ہیں تاکہ مومن بندہ خالص ہو کر اس کی صفات کے حوالہ سے دعائیں کرے۔ رمضان کے مہینے کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اس میں پہلے سے بڑھ کر خدا اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ فرمایا پس ان دِنوں سے فائدہ اٹھانے کی ہر مومن کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ روزے اور عبادت کی وجہ سے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لبنان اسرائیل جنگ ــــ کئی اسباق کئی پیغام

(5)

اب ہم اپنے اصل بیان کی طرف لوٹتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ فی زمانہ مسلمانوں کو جو ذلت و نکبت مل رہی ہے خدا کی طرف سے بھیجے گئے مامور کی تفسیر قرآن کو نہ ماننے کا نتیجہ ہے جو اس نے الہام الٰہی کے ذریعہ بیان فرمائی ہے۔ اگر مسلمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفاسیر کو نہ ٹھکراتے اور ان کی نظر استحقاف سے نہ دیکھتے تو تعلیم قرآن کی روشنی میں ہر مسلمان جس حکومت میں بھی رہتا ۔وہ آیت قرآنی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی) کی روشنی میں اس کا وفادار بن کر رہتا۔ اگر مسلمان اس ایک اصول کو تسلیم کر لیتے تو آج حزب اللہ والے لبنان کی حکومت سے الگ ہو کر کبھی اسرائیل سے جنگ کر کے اپنی طاقت ضائع نہ کرتے بلکہ جو لبنانی حکومت فیصلہ کرتی اس کے پابند ہوتے یہی حال پاکستان افغانستان بنگلہ دیش اور دیگر مسلم اور غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کا ہوتا اور جو مسلمان اطاعت کر بھی رہے ہیں وہ منافقت کا شکار نہ ہوتے کیونکہ جو مسلمان بھی ان مولویوں کے عقیدوں سے واقف ہے اگر وہ غیر مسلم اسٹیٹ کی اطاعت کر رہا ہے کو اپنے مسلمہ عقائد کے خلاف منافقانہ طور پر اس کی اطاعت کر رہا ہے اور اس منافقت کا نتیجہ یہ ہے کہ سینکڑوں ہزاروں مسلمان جب بھی موقع ملے غیر مسلم حکومت یا اس مسلم حکومت کے خلاف جو ان کے مطابق نہیں جہاد کیلئے اُکسائے جاتے ہیں اور وہ جہاد پر آمادہ بھی ہو جاتے ہیں کیونکہ انکے کانوں میں مولانا مودودی کی یہ آواز گونجتی ہے کہ:

”خلق خدا کی اصلاح کیلئے اُٹھو حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو تا خدا ترس اور شتر بے مہار قسم کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین لو“۔

پس ایسی ہی جلالی آوازوں پر مسلمان نوجوان اپنے مخالف مسلم و غیر مسلم حکام سے جہاد کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں وہ ایسی حکومتوں سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین کر اپنی جھولیوں میں ڈال لینا چاہتے ہیں کیونکہ ان کے کانون میں مولانا مودودی اور اشرف علی تھانوی کی یہ آوازیں بھی گونجتی ہیں کہ یہ اسلامی عبادات نماز روزہ دراصل صرف اور صرف جہاد کی ٹریننگ کی خاطر ہیں اور یہ کہ نماز روزہ سے ہی مکمل کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ اصل چیز قتال اور جہاد ہے یہی وہ آوازیں ہیں جن کو سن کر مسلم نوجوان ایسی تنظیموں کے زیر سایہ تمام دنیا میں بر و بحر میں جہاد کے نعرے لگاتے ہوئے اپنا خون بہا رہے ہیں اور اب تو یہ خون خدا کے گھروں میں بھی بہہ رہا ہے

اگر بات امریکہ کے حوالے سے کی جائے کہ امریکہ اس وقت مسلمانوں کا دشمن نمبر ایک ہے اور اُن کو ہر جگہ نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے تو اس کا حل تو یہ تھا کہ مسلم حکومتیں اپنی یکجائی طاقت کے ساتھ امریکہ اور یورپ کے ممالک کا دفاع کرتیں اور ایک آواز سے ان کا مقابلہ کرتیں لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ اکثر مسلم حکومتیں تو امریکہ و یورپ کے ساتھ ہیں اور لڑ رہے ہیں مختلف مسلم حکومتوں کے نوجوان جو ایک طرف تو اپنی اپنی حکومتوں سے برسرِ پیکار ہیں اور دوسری طرف امریکہ و یورپ کے ممالک سے لڑ رہے ہیں اور اس لڑائی کو جو وہ اپنی حکومتوں کے خلاف کر رہے ہیں اور امریکہ و یورپ کے خلاف کر رہے ہیں ’اسلامی جہاد کا نام دے رہے ہیں اس پر طرّہ یہ کہ انکے پاس جس قدر ہتھیار ہیں وہ سب وہ اپنی اپنی حکومتوں سے ہتھیاتے ہیں اور باہر جن جگہوں سے خریدتے ہیں وہ بھی ان ملکوں کے ہی بنائے ہوئے بوسیدہ ہتھیار ہیں جو جہاد کے نام پر اُن کے خلاف استعمال کئے جا رہے ہیں اور گزشتہ سو سال کی تاریخ ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ مسلم حکومتوں نے بھی اگر جہاد کے نام پر کسی سے جنگ کی ہے یا منتشر نوجوانوں نے جہاد کے نام پر جنگ لڑی ہے تو ہر موقع پر شکست کا منہ دیکھا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود جب آئے گا تو اس کے آنے کے بعد تلوار کا جہاد موقوف ہو جائے گا۔ چنانچہ سن 1900ء میں آپؑ نے فرمایا تھا کہ خدا کے حکم سے میں وہی مسیح موعود و مہدی معہود ہوں اور میں اعلان کرتا ہوں کہ:

یہ حکم سن کر بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

آپؑ نے فرمایا کہ اب اگر تم طاقت و قوت حاصل کرنا چاہتے ہو تو صرف اور صرف اسلام کی قلم اور دُعاؤں کا خزانہ کام آئے گا جو ان دجالی طاقتوں کو پاش پاش کر دے گا پس تلوار کو چھوڑ کر مسیح موعود کے زیر سایہ قلم کا جہاد کرو آپؑ فرماتے ہیں:

”مسیح موعود دنیا میں آیا ہے کہ دنیا کے نام پر تلوار اٹھانے کے خیال کو دور کرے اور اپنے حجج اور براہین سے ثابت کر کے دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت میں تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حُجَج و براہین اور خدا تعالیٰ کی آئندہ تائیدات اور نشانات اور اسکا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اسکی ترقی اور اس کی اشاعت کا موجب ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراض کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اسلام کی تائیدات اپنی اشاعت کیلئے کسی جبر کی محتاج نہیں ہیں۔ اگر کسی کو شک ہے تو وہ میرے پاس رہ کر دیکھ لے کہ اسلام اپنی زندگی کا ثبوت براہین اور نشانات سے دیتا ہے۔

اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے اور اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ ان تمام اعتراضوں کو اسلام کے پاک وجود سے دور کر دے جو خبیث آدمیوں نے اس پر کئے ہیں۔ تلوار کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کا اعتراض کرنیوالے اب سخت شرمندہ ہوں گے“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 176)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:

”اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو۔ مسیح موعود جو آنے والا تھا آ چکا اور اس نے حکم بھی دیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار اور کشت و خون کے ساتھ ہوتی ہیں باز آ جاؤ تو اب بھی خون ریزی سے باز نہ آنا اور ایسے وعظوں سے منہ بند نہ کرنا طریق اسلام نہیں ہے۔ جس نے مجھے قبول کیا ہے وہ نہ صرف ان وعظوں سے منہ بند کرے گا بلکہ اس طریق کو نہایت بُرا اور موجب غضب الٰہی جانے گا“ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 12-5)

آپؑ اس بارہ میں مزید فرماتے ہیں۔ ”دیکھو میں ایک حکم لیکر لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب تلوار سے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح جب آئے گا جو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے انکا دین پھیلے گا“ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 14-15)

پس تلوار نہ تو اسلام کو پھیلا سکی ہے اور نہ آئندہ پھیلائے گی بلکہ اسلام کا سورج آئندہ اپنی حقانیت کی روشنی کے ذریعہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکے گا اور تمام دنیا کے اندھیروں کو اُجالوں میں بدل دے گا اور کوئی نہیں جو اس کی صداقت کی روشنی کو پھیلنے سے روک سکے گا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پر جلال الفاظ میں فرمایا:-

”اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ نہ وہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی، اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا، لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحود کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی“ (تبلیغ رسالت جلد 6 صفحہ 8) (باقی)

(منیر احمد خادم)

❀❀❀

ہے لطف و کرم عفو کا احسان کا موسم

پھر آیا بڑی شان سے رمضان کا موسم — پھر چھایا دل و جان پہ ایمان کا موسم
پھر یاد خداوندی کی گھر آئیں گھٹائیں — ہے نشے میں دھت بادۂ عرفان کا موسم
پھر سحری و افطاری کے ہونے لگے چرچے — ہر سمت اتر آیا ہے قرآن کا موسم
سر رکھ دئے دہلیز پہ بخشش کی طلب میں — آنکھوں سے رواں اشک پشیمان کا موسم
جو بس میں ہے کر گزریں بتوفیق الٰہی — ہے وصل خداوندی کے ہیجان کا موسم
در کھل گئے جنت کے، ہوئے قید شیاطیں — خوش بختی ہے یہ درد کے درمان کا موسم
مولا تو میرا ہو جا، مجھے اپنا بنا لے — ہے لطف و کرم عفو کا احسان کا موسم

امۃ الباری ناصرؔ

خطبہ عیدالفطر

رمضان اور اس کے بعد عید یہ سبق دیتے ہیں کہ ایک سچے مسلمان کی ہر حرکت اور سکون خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع ہونے چاہئیں۔

عبادات اور حقوق العباد کی ادائیگی کے جس معیار کو رمضان کے دوران حاصل کرتے ہیں اس پر قائم رہنے یا مزید بہتر بنانے کی رمضان کے بعد بھی کوشش کرتے رہیں۔

عید کے موقع پر ہمسایوں کو عید کے تحفے بھجوائیں تو اس سے ماحول میں احمدیت کے تعارف اور تبلیغ کے رستے کھلیں گے۔

(تمام دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک کا پیغام)

خطبہ عیدالفطر سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 4 رنومبر 2005ء بمطابق 4 رنبوت 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ عیدالفطر کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ (سورۃ النساء:37)

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر و احسان ہے کہ آج ہم رمضان کے اپنی برکتوں کے ساتھ گزر جانے کے بعد عید منا رہے ہیں۔ گزشتہ تیس دن ہم نے روزے بھی اس لئے رکھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اور آج یہ خوشی بھی ہم اس لئے منا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہ سبق ہے جو ہمیں رمضان اور اس کے بعد عید دے رہے ہیں کہ ایک سچے مسلمان کی ہر حرکت اور ہر سکون خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع ہونے چاہئیں، اس کی مرضی کے مطابق ہونے چاہئیں۔ آج ہم میں سے بہتوں نے نئے یا صاف ستھرے کپڑے اس لئے پہنے ہوئے ہیں اور اپنی توفیق کے مطابق اچھے کھانے اس لئے کھا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ خوشی مناؤ۔ لیکن یہ خوشیاں اور ان جائز چیزوں کے استعمال کی اجازت، جن کے استعمال پر گزشتہ ایک ماہ، انتیس دن یا تیس دن مختلف جگہوں پر پابندی رہی، اس لئے نہیں ہے کہ اب تم گیارہ مہینے کے لئے بالکل آزاد ہو گئے ہو، اب بقایا گیارہ مہینے جو ہیں خوب کھاؤ پیو اور عیش کرو۔ ہر قسم کے ضابطہ اخلاق کو یکسر بھلا دو۔ اس عید کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے۔ اور اس اجازت کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے۔ اس لئے یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جس طرح قیدی آزاد ہوتے ہیں یا کوئی دنیا دار کسی مشکل یا مصیبت سے چھٹکارا پاتا ہے تو وہ بڑی دعوت کا اہتمام کرتا ہے، اپنے دوستوں کو بلاتا ہے، خوب اودھم مچتا ہے، لہو و لعب ہوتی ہے، ڈھول ڈھمکے ہوتے ہیں، ناچ گانے ہوتے ہیں، اور خوشی منانے کے نام پر بیہودگیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ تو جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ایک سچے مسلمان سے خوشی کا اظہار اور تیار ہونا اور نئے کپڑے پہننا اور کھانا پینا اس لئے ہے کہ آج عید ہے۔ اور

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے

دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1 ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2 دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3 **الحمد للہ رب العلمین○ الرحمن الرحیم○ مالک یوم الدین ○ایاک نعبد وایاک نستعین○ اھدنا الصراط المستقیم سراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین○** (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں)

ترجمہ ::اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4 **رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ** (البقرہ:251)

ترجمہ ::اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5 **رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** (ال عمران:9) **ترجمہ**::اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6 **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ**

ترجمہ ::اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7 **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ** **ترجمہ**:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8 **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ**

ترجمہ ::اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9 **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كما باركت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد** **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں) ☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ عید مناؤ۔ اور تیس دن جو جائز باتوں سے اور چیزوں سے ایک خاص وقت کے لئے رُکے تھے وہ اس لئے تھا کہ ان باتوں سے رکنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ تو یہ دونوں عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں تک عبادتوں کا اور دوسرے نیک کاموں کا تعلق ہے ان کے بارے میں تو یہ حکم ہے کہ جس طرح رمضان میں کرتے تھے اس طرح اب بھی کرو اور ہمیشہ کرتے رہو۔ صرف یہ ہے کہ رمضان میں ان چیزوں کے لئے ایک خاص ماحول پیدا کیا گیا تھا۔ یہ رمضان کا مہینہ اس لئے نہیں آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ اس مہینے میرے بندے بیگار کاٹیں یا ان پر کوئی چٹی ڈالی جائے۔ اللہ تعالیٰ کو تو نہ کسی بیگار کی ضرورت ہے اور نہ کسی سے کسی چٹی کی ضرورت ہے۔ اس نے تو انسان کو ایک مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ مقصد ہے اس کی عبادت کرنا۔ اور جو بندے اس کی عبادت میں لگے رہیں گے وہ عبادالرحمٰن کہلائیں گے۔ اور جو اس کے حکموں پر نہیں چلیں گے وہ خود اپنا نقصان کر رہے ہوں گے۔ تو ہم احمدی اس زمانہ کے امام کو ماننے کے بعد، حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! ہم تیرے ان بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں جو عبادالرحمٰن بننے والے ہیں، جو عبادالرحمٰن ہیں، جو عبادالرحمٰن بننا چاہتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ رمضان جو گزرا ہے وہ اس پر کوئی بیگار یا چٹی نہیں تھا کہ مجبوراً عبادتیں بھی کرلیں، روزے بھی رکھ لئے اور مجبور دل کے ساتھ رمضان کا آخری جمعہ بھی پڑھ لیا۔ اور اب سو حیلوں بہانوں سے عبادتوں سے بھی دور چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے دوسرے احکامات سے بھی دور ہٹتے چلے جائیں اور بہانے بنائیں، عذر تلاش کرنے شروع کر دیں۔ عبادتوں اور دوسرے احکامات کی تعمیل ہم پر ایک بوجھ بن جائے۔ مختلف تاویلیں ان کو جاری نہ رکھنے کے لئے گھڑ رہے ہوں۔ تو یہ تو ایک احمدی کا مقصد نہیں ہے کہ بعد میں سستیاں پیدا ہو جائیں، کاہلی پیدا ہو جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایسے لوگوں کی مثال اس طرح دی ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک شخص سردیوں میں نہانے دریا پر جا رہا تھا۔ اس نے رسم یا مذہب جو بھی تھا اسے پورا کرنا تھا۔ اور جوں جوں دریا کی طرف قدم بڑھ رہا تھا سردی کی وجہ سے اس کا نہانے کا خوف دریا کے ٹھنڈے پانی کی وجہ سے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ آخر دریا پر جو پہنچا تو ہمت نہیں ہوئی کہ دریا میں نہائے۔ اس نے چھوٹا سا کنکر یا پتھر کا ٹکڑا اٹھایا اور دریا میں پھینک دیا کہ تو را شنان مورا شنان۔ کہ تیرا نہانا میرا نہانا برابر ہو گیا۔ یعنی تو پانی میں چلا گیا سمجھ لو کہ مَیں بھی پانی میں چلا گیا۔ واپس آتے ہوئے اس کو ایک شخص ملا۔ اس نے کہا کہاں سے آ رہے ہو؟ بتایا کہ اس طرح مَیں دریا پر نہانے گیا تھا۔ وہ بھی رسم پوری کرنے جا رہا تھا۔ تو سردی بڑی تھی مَیں تو یہ کر کے آیا ہوں کہ پانی میں ایک کنکر پتھر پھینکا ہے اور یہ فقرا دہرا آیا ہوں۔ تو اس نے کہا یہ تو بڑی آسان ترکیب ہے۔ تو اس نے بجائے اس کے کہ دریا کے کنارے تک پہنچتا وہیں سے کھڑے کھڑے ایک پتھر کا ٹکڑا پھینک دیا اور کہہ دیا تو را شنان مورا شنان۔ تو عبادتوں میں حیلے بہانے نہیں تراشنے چاہئیں۔ آسانیاں ضرورت سے زیادہ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا کہ اس میں ہم روزے رکھیں اور پہلے کی نسبت بہتر رنگ میں عبادتوں کی طرف توجہ بھی دیں اور یہ تبدیلی پورے ماحول میں تبدیلی کی وجہ سے ہم میں آئی، چاہے مجبوری سے آئی یا جس وجہ سے بھی آئی۔ اس کو اب ہر احمدی کو زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ایک ٹریننگ کا موقع دیا تھا کہ تم کہتے ہو میری عبادتوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی، میرے سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پوری طرح ادائیگی نہیں ہوتی تو یہ مہینہ ہے اس میں سب لوگ اس طرف متوجہ ہیں۔ ہر کوئی عبادت میں لگا ہوا ہے، ہر کوئی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ عام حالات میں تم سے جو سستیاں ہو جاتی ہیں تو ان دنوں میں اس ماحول کی وجہ سے ان کو دور کرنے کی کوشش کرو تا کہ ٹریننگ حاصل ہو جائے۔ اور پھر یہ ایک دفعہ کی ٹریننگ کا عمل جو ہے یہ زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔ اس ٹریننگ کے مہینے میں جو تو پہلے ہی عبادتیں کرنے والے ہیں کرتے ہیں۔ حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے والے ہیں وہ اس ٹریننگ کی وجہ سے مزید اپنے اپنے معیار بہتر کرتے ہیں۔ پھر جس معیار کو حاصل کر لیتے ہیں اس پر قائم رہنے یا مزید بہتر کرنے کی رمضان کے بعد بھی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور جو سست تھے، نمازوں میں بے قاعدہ تھے باقاعدگی نہ رکھنے والے تھے، بعض احکامات پر عمل نہ کرنے والے تھے وہ بھی بہتر تبدیلی کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر رمضان کے بعد پھر بہانے جوئیاں ہونے لگ جائیں، بہانے بنانے لگ جائیں، اور صرف اس سوچ میں رہے کہ کنکر پھینک کر ہی نہا لیں گے اور مستقل عمل نہیں کریں گے ان کے لئے تو رمضان آیا نہ آیا برابر ہو گا۔ پس ہر احمدی کو یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ اس نے کسی کنکر پتھر کو نہیں نہلانا بلکہ خود اس مصفیٰ اور صاف پانی سے فیض اٹھانا ہے۔ اور رمضان کے دنوں کی مجبوری کی وجہ سے یا ماحول کے زیر اثر جو نیک تبدیلی کی طرف اُسے توجہ پیدا ہوئی ہے اسے نہ صرف جاری رکھنا ہے بلکہ اس میں بہتری پیدا کرنی ہے۔ اس ٹریننگ کی اب عام حالات میں دہرائی کرنی ہے تا کہ یہ نیک عادتیں جو پڑی ہیں وہ پکی ہو جائیں۔ عید کی خوشیاں اور عید کے پروگرام اور رات گئے تک دعوتیں اور مجلسیں اس ماحول کے اثر سے اور اس ٹریننگ سے دور نہ لے جائیں جو رمضان کے دنوں میں حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے آج عید کے دن سے ہی اس بات پر پکے ہو جائیں کہ نمازوں میں بھی باقاعدگی رکھنی ہے اور دوسرے اعمال بھی بجالانے ہیں۔ ایک حدیث مَیں نے گزشتہ جمعہ بیان کی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے تو اس کا دل ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے۔ پس اپنے دل کو مردہ ہونے سے بچانے کے لئے اور ہمیشہ کی زندگی دینے کے لئے ضروری ہے کہ مجبوری یا شوق یا حالات یا ماحول جس وجہ سے بھی رمضان میں اپنے دلوں کو عبادت کی طرف راغب کیا تھا اس پر اب قائم ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر مستقل مزاجی سے عمل کریں۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے بعض احکامات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ احکامات رمضان کے لئے ہیں، صرف رمضان میں ان پر عمل کرنا ہے بلکہ یہ عام زندگی کے لئے احکامات دیئے گئے ہیں۔ بلکہ مومن کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ ان نیکیوں پر عمل کرتے ہیں۔ اگر نہیں کرتے تو متکبر ہیں، شیخی بگھارنے والے ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ یہ سب باتیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے ایسی ہیں کہ رمضان کے خاص ماحول کی وجہ سے ہر گھر میں کچھ نہ کچھ حد تک ان پر عمل ہو رہا ہوتا ہے، یا عمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہوتی ہے۔ پس مزا تو اب چکھ ہی لیا ہے۔ اب اس کی عادت بھی ڈال لینی چاہئے۔ پہلی بات جو بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور نہ صرف عبادت کرنی ہے بلکہ شرک سے پاک عبادت ہو۔ دنیاوی مسائل اور مجبوریاں اور دوسری بعض دلچسپیاں جو ہیں عبادت کے وقتوں سے آگے پیچھے کرنے والی نہ ہو جائیں۔ ورنہ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے جو ایک انسان کے اندر ہوتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے، اس بات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ میں نماز میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی کرنے والا تو نہیں۔ رمضان کے بعد اس بارے میں مجھ سے سستی تو نہیں ہو رہی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے پر احسان کیا، مجھے موقع دیا کہ زندگی کا ایک اور رمضان دیکھوں، اس سے فائدہ اٹھاؤں۔ اور جس حد تک بھی مَیں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے اس پر اب قائم رہنے کی کوشش کروں۔ اگر روزانہ رات کو ہر ایک اپنا جائزہ لینے کی عادت ڈال لے تو جو بھی بہتر تبدیلی کسی نے بھی اپنے اندر پیدا کی ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس کو توفیق دی ہے اس کو قائم رکھنے یا بہتر کرنے کی عادت پڑ جائے گی اور معیار گرنے کی بجائے بہتری کی طرف جائیں گے۔

پھر اس اہم حکم کے بعد جو کہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہے، اگلی باتیں جو بیان ہوئی ہیں وہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہیں۔ بڑے جامع احکامات ہیں جن میں قریب ترین اور پیارے ترین رشتے یعنی والدین کے حقوق سے لے کر کسی کا بھی کسی انسان کے ساتھ دُور کا جو تعلق ہے اس کے حقوق بیان ہوئے ہیں۔

پہلی بات، فرمایا کہ والدین کے ساتھ احسان کرو۔ لیکن احسان کے لفظ سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ میں اس احسان کا بدلہ اتار رہا ہوں جو انہوں نے بچپن میں مجھ پر کیا ہے۔ اس احسان کا مطلب ہے کہ ان سے ہمیشہ اچھا سلوک کرو۔ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ﴾ (بنی اسرائیل :24) یعنی کبھی بھی کسی بات پر بھی، ناپسندیدگی پر بھی ان کو اُف نہ کہنا۔ احسان جتانے والا تو احسان جتا دیتا ہے۔ یہاں فرمایا کہ احسان جتانا تو ایک طرف رہا تم نے اُف بھی نہیں کہنا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے تین دفعہ یہ الفاظ دہرائے کہ ''مٹی میں ملے اس کی ناک''، ''مٹی میں ملے اس کی ناک''۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ کس کی ناک مٹی میں ملے، کون شخص قابل مذمت اور بدقسمت ہے۔ آپ نے فرمایا ''وہ شخص جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا''۔ انسان اپنے ماں باپ کے احسان کا جو انہوں نے اس پر بچپن میں کئے ہیں، کا بدلہ اتار ہی نہیں سکتا۔ اس لئے قرآن کریم نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے، اولاد کو یہ دعا سکھائی ہے کہ والدین کے لئے دعا کرو کہ ﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل:25) کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ والدین کے لئے یہ جو دعا ہے، یہ دعا کے ساتھ ساتھ بچپن میں والدین کے بچوں پر جو احسان ہوتے ہیں اُن کی بھی یاد دلاتی ہے کہ انسان احسان یاد کر کے دعا کر رہا ہوتا ہے۔

پھر فرمایا کہ قریبی رشتہ داروں سے بھی شفقت اور احسان کا سلوک کرو۔ ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکر خیر زیادہ ہو، لوگ اس کو اچھا سمجھیں۔ اسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے۔ رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہئے۔ قریبی

رشتہ داروں میں، رحمی رشتہ داروں میں، جہاں ماں باپ کے سگے رشتے ہیں یا اپنے سگے رشتے ہیں وہاں بیوی کی طرف سے بھی سگے رشتے ہوتے ہیں۔ تو فرمایا کہ ان قریبی رشتوں کا خیال رکھو۔ اُن کے حقوق ادا کرو بلکہ ان سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر کوئی تکلیف دے تب بھی اس سے نیک سلوک کرنے سے ہاتھ نہیں کھینچنا۔ ایک صحابیؓ نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی کہ مَیں اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھوں تب بھی وہ تعلق توڑتے ہیں۔ حسن سلوک کروں تو بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ نرمی کروں تو جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ پھر یہ حسن سلوک نہ کرو۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو تو کہہ رہا ہے اگر سچ ہے تو ان پر تیرا احسان ہے۔ اور جب تک تو اس حالت میں ہے اللہ ان کے خلاف تیری مدد کرتا رہے گا۔ ان کی بدسلوکیاں تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ اللہ کا فضل حاصل ہوتا رہے گا۔ تم نیکی کرتے جاؤ۔ پس رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے رہنا چاہئے۔ رمضان کے دنوں میں دل نرم ہوتے ہیں۔ انسان رشتہ داروں سے بہتر سلوک کرنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ احسان کے رنگ میں بھی سلوک کر رہا ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ رنگ جاری رکھو اور جب اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ احسان کر رہے ہوگے تو اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرے گا۔ ہوسکتا ہے اس سلوک کی وجہ سے ہی اُن کی اصلاح ہو جائے۔ ایک خاندان تمہارے حسن سلوک کی وجہ سے ہی راہ راست پر آجائے۔ وہ بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا کرلے۔ اگر نہیں تو کم از کم جیسا کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کر رہے ہوگے، اس کا فضل حاصل کر رہے ہوگے۔

پھر فرمایا یتیموں سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ یتیم بھی معاشرے کا ایک ایسا حصہ ہیں جن کی مدد کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ ان کو معاشرے کا فعال حصہ بنانا چاہئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مَیں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے آپ نے اپنی انگلیاں سامنے کرکے دکھائیں۔ تو یہ کہتے ہوئے آپؐ نے انگلیاں ذرا سا فاصلہ دے کر جیسا کہ مَیں نے کہا رکھیں۔ (اس موقع پر حضور انور نے بھی اپنی انگلیوں سے ایسے ہی کرکے دکھایا)۔ تو یہ ہے یتیم کی پرورش کرنے والے کا مقام۔ جیسا کہ مَیں نے کہا رمضان کے دنوں میں عموماً دل نرم ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں پاکستان میں جو ایک خوفناک زلزلہ آیا، جس سے بہت سارے بچے یتیم ہوگئے، کئی لوگوں نے مجھے لکھا کہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ بچے اپنا لیں، ہم پیشکش کرتے ہیں کہ اتنے بچے سنبھالیں گے۔ بہرحال وہ تو حکومت کی پالیسی ہے، کیا بنتی ہے۔ لیکن کچھ تازہ تازہ واقعہ کی وجہ سے، کچھ رمضان کی وجہ سے، عبادتوں کی وجہ سے، اس طرف توجہ بھی تھی تو اگر لے نہیں سکتے تو کم از کم مستقل توجہ دینی چاہئے۔ جماعت میں یتیموں کی پرورش کا نظام رائج ہے اس میں اللہ کے فضل سے لوگ رقمیں جمع کرواتے ہیں۔ تو جن کو اس نیکی کی توفیق ہے کہ وہ اس پرورش کے لئے دے سکیں ان کو اب اس میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہئے۔ بعض اَور ادارے بھی ہیں اگر قابل اعتبار ہوں تو وہاں بھی رقمیں دی جاسکتی ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ جماعت میں بہت سے یتیموں کی پرورش کی جاتی ہے۔ تو یہ جاری نیکیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہوتی ہیں۔

پھر فرمایا مسکینوں سے بھی احسان اور شفقت کا سلوک کرو۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے تو مساکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ۔ اب یہ عید کا دن بھی آپ کو اس نیکی کے بجالانے والا، اس طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے جو نیکی آپ نے رمضان میں غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلا کر ان کے روزے کا سامان کرکے کی تھی۔ رمضان میں تو بہت سے دل نرم ہو جاتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا غریبوں کا، ضرورت مندوں کا، روزہ رکھنے والوں کا خیال رکھنے والے بہت سارے لوگ ہوتے ہیں۔ جماعت میں تو ایسے نہیں لیکن دوسروں میں ایسے بھی ہیں جو خود چاہے عبادت کریں یا نہ کریں، روزے رکھیں نہ رکھیں، قرآن پڑھیں نہ پڑھیں، لیکن عموماً دوسرے مذاہب والوں کو بھی کم از کم اس نیکی کا خیال آجاتا ہے۔ تو عید کے دنوں میں بھی مسکینوں کی خوشیوں میں شامل ہونا چاہئے۔ غریبوں کی خوشیوں میں بھی شامل ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا﴾ (الدھر: 9) اور وہ کھانے کو اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے بھی مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ تو اپنی ضروریات کے ہوتے ہوئے بھی اپنے مال میں سے خرچ کرکے مسکیوں یتیموں کا خیال رکھنا نیکی ہے کیونکہ یہ نیکی خدا کی خاطر کی جارہی ہوتی ہے۔ پس جس طرح گزشتہ دنوں میں اس نیکی کے کرنے کی توفیق ملی تھی، اب بھی یہ نیکی جاری رہنی چاہئے۔ اور اس عید کی خوشی میں تو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ جماعت تو حتی الوسع ضرورتمندوں کو عید کے دن ضروریات مہیا کرتی ہے، ان کا خیال رکھتی ہے۔ کچھ نہ کچھ انتظام ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے صاحب حیثیت اس میں رقوم بھی بلکہ بعض اچھی رقوم بھجواتے ہیں۔ لیکن انفرادی طور پر بھی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس نیکی کو جاری کرے اور صرف اس عید پر ہی یہ خیال نہ رکھے بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ ایسا ذریعہ اختیار کرنا چاہئے کہ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری ہوتی رہے۔ اور جن کو مدد دے کر پاؤں پر کھڑا کیا جا سکتا ہے، ان کو کھڑا کیا جائے۔ پھر عید کے علاوہ بھی بعض خوشیاں ہیں، شادیاں ہیں، بیاہ ہیں۔ ضرورتمندوں کی شادی کروانا بھی بہت ثواب کا کام ہے۔ اس کے لئے جماعت میں ایک فنڈ قائم ہے۔ حضرت خلیفة المسیح الرابع کی جو سکیم ہے مریمؒ شادی فنڈ اس میں بھی رقم دی جاسکتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس ہمدردی کو اس حد تک لے جانے کی اپنی جماعت کو تلقین کی ہے اور خواہش ظاہر کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ پھر آگے آپ نے وہ آیت درج فرمائی ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ (الدھر: 9)۔

پھر آپ فرماتے ہیں "حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اسی کے منہ کے لئے یہ خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ایصال خیر کی تیسری قسم جو محض ہمدردی کی جوش سے ہے وہ طریق بجالاتے ہیں"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 357)۔ پس اس نیکی کی بھی رمضان میں بہتوں کو عادت پڑی اور یہ نیکی جاری رہنی چاہئے۔

پھر آپؑ نے امیروں کے لئے فرمایا:

"اب تم میں (جماعت کی) ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں۔ اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔ ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں۔ کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں۔ مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے۔ اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 265 جدید ایڈیشن)

پھر ہمسایوں سے چاہے ان کو جانتے ہو یا نہیں جانتے نیک سلوک کرو۔ اس کا حکم ہے۔ عموماً رمضان میں نیکیاں کرنے کی طرف طبیعت ذرا مائل ہوتی ہے۔ بہت سے آپس کے تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔ تو اس نیکی کو عید کے دن خاص طور پر پہلے سے بڑھ کر جاری کرنا چاہئے اور پھر اس نیکی کو مستقل اپنا لینا چاہئے۔ جو تعلقات ٹوٹے ہوئے ہیں، بگڑے ہوئے ہیں ان کو بحال کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو ہمسائے کی تعریف کی ہے وہ اتنی وسیع ہے کہ آپ کی تعریف کے مطابق کوئی اس سے باہر رہ ہی نہیں سکتا۔ فرمایا کہ سو کوس تک یعنی سو میل تک بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔ اس لحاظ سے تو کوئی بھی کسی احمدی سے بے فیض نہیں رہ سکتا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھیوں کے لئے اچھا ہے۔ اور پڑوسیوں میں سے وہ پڑوسی اچھا ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔ کسی نے پوچھا کہ مجھے کس طرح پتہ چلے کہ مَیں اچھا پڑوسی ہوں یا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پڑوسی تمہاری تعریف کریں تو سمجھ لو کہ تم اچھے پڑوسی ہو۔ اگر وہ تمہاری برائیاں کر رہے ہوں تو پھر سمجھ لو کہ تم برے پڑوسی ہو۔ پھر آپؐ نے خاص طور پر عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے

ایم ٹی اے - آن دی ویب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کی نشریات 10 رجولائی 2006ء سے انٹرنیٹ پر باقاعدہ ٹی وی چینل کے طور پر 24 گھنٹے نشر کی جارہی ہیں۔ وہ گھر جہاں ڈش انٹینا کی پابندی ہے یا آپ کے دفتر، کالج، یونیورسٹی میں یا سفر کے دوران اپنے ہوٹل میں...... دنیا میں جہاں بھی ہوں ورلڈ وائڈ ویب پر ایم ٹی اے کی نشریات نارمل ٹی وی چینل کی طرح ہر وقت ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

لاگ آن کیجئے: www.mta.tv

مزید معلومات کیلئے فون کیجئے: +442088700922

یا ای میل بھیجئے: info@mta.tv

(چیئرمین۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل۔ لندن)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلوٰةُ هِيَ الدُّعَآء

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-1652

2243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کہا کہ کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اب یہ عورتوں کا خاص ذکر کیوں ہے؟ یہ بھی اس لئے کہ عورتوں میں عموماً تفاخر اور تکبر زیادہ ہوتا ہے۔ اپنی نیکی یا پیسے یا اور چیز جو پاس ہو اور دوسرے کے پاس نہ ہو اس کا اظہار زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً زیور کپڑے وغیرہ ہی ہیں۔

فرمایا کہ: عورتیں دوسری عورتوں پر جوان سے مالی لحاظ سے کمزور ہیں ان سے حقارت آمیز سلوک نہ کریں۔ بلکہ اپنے اس رویے کو بہتر کرنے کے لئے تحفے بھیجو، چاہے چھوٹی سے چیز ہی ہو۔ حدیث میں ہے چاہے بکری کا پایہ ہی ہو۔ اس سے تمہارے اندر دوسرے کے لئے حقارت کا جذبہ بھی کم ہو گا۔ تم بھی دین میں اس کو اپنی بہن سمجھوگی۔ تمہارے دل میں انسانیت کے ناطے اس کے لئے ایک عزت قائم ہوگی انسانیت کے ناطے احترام قائم ہوگا۔ پس یہ عید عورتوں کو بھی خاص طور پر اپنی بہنوں سے، اپنی پڑوسنوں سے، محلے والیوں سے پیار محبت سے منانی چاہئے۔ اور پھر اس نیکی کو جاری رکھنا چاہئے۔ یہی نیکیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہیں۔

پھر فرمایا کہ اپنے ساتھ بیٹھنے والوں، اپنے ساتھیوں، اپنے ساتھ دفتر میں کام کرنے والوں بلکہ جو سفر میں اکٹھے ہوں ان سے بھی نیک سلوک کرو۔ اس سے جہاں نیک سلوک کرنے والے کے اخلاق بہتر ہو رہے ہوں گے۔ وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے ثواب بھی حاصل کر رہا ہوگا اور پھر ایک احمدی کے لئے تو اس طرح تبلیغ کے راستے مزید کھل رہے ہوں گے۔ اب عید کے دن ہیں، مختلف لوگوں کے دفتر میں، کام کرنے والی جگہوں پر، ہمسائے وغیرہ ہیں، ان مغربی ممالک میں اگر ایسے ہمسایوں کو عید کے حوالے سے تحفے وغیرہ بھجوائے جائیں، چاہے چھوٹی سی کوئی چیز ہو، چاہے مٹھائی وغیرہ یا کچھ اس قسم کی چیز۔ اور پھر اس طرح تعارف بڑھائیں اور ذاتی تعلق قائم ہوں تو دعوت الی اللہ بھی کر رہے ہوں گے۔ اب یہیں UK میں مثلاً اگر دو ہزار گھر ہیں احمدیوں کے، شاید اس سے زیادہ ہوں گے۔ وہ اپنے ہمسایوں کو یا اپنے کام کرنے کی جگہ کے ساتھیوں کو کوئی چھوٹا سا تحفہ ہی بھیجیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ سو کوس تک ہمسائیگی ہے تو سو کوس نہ سہی اگر پانچ چھ گھر تک بھی جاری رکھیں اور ایک دو کام کرنے والی جگہوں کے ساتھیوں کو چن لیں تو دس سے پندرہ ہزار گھروں تک ایک تعارف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس حوالے سے پھر احمدیت کی تبلیغ کی طرف رستے کھلتے ہیں۔ ذاتی رابطے جو ہیں یہی کار آمد ہوتے ہیں۔ پھر یہ تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح باقی دنیا کے ممالک ہیں۔ مغربی ممالک میں خاص طور پر آپ ایسے رابطے کریں جہاں آپ خوشیاں منا رہے ہوں گے وہاں دعوت الی اللہ کا حق بھی ادا کر رہے ہوں گے اس کے بھی میدان حاصل کر رہے ہوں گے۔ کچھ لوگ اس طرح کرتے بھی ہوں گے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ کوئی نہیں کرتا لیکن اگر باقاعدہ بڑی تعداد میں اس طرف توجہ دی جائے تو تعارف بہت بڑھ سکتا ہے۔ محلے میں، علاقے میں جو اسلام کے خلاف بعض دفعہ اظہار ہو رہا ہوتا ہے، مسلمانوں کے خلاف اظہار ہو رہا ہوتا ہے، ایشین سوسائٹی کے خلاف اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ تو چاہے وہ ایشین ہوں، افریقن ہوں، یورپین ہوں، جب آپس میں اس طرح تعلقات بڑھائیں گے اور احمدی کی حیثیت سے بڑھائیں گے تو ہر جگہ ایک احمدی کا تصور ابھر رہا ہوگا۔ اور جہاں کہیں بھی ایسی باتیں ہوں گی اس تعلق کی وجہ سے اور ایک دوسرے سے ہمدردی کی وجہ سے انہیں لوگوں میں سے ایسے لوگ ان محلوں میں، جگہوں میں، علاقوں میں پیدا ہو جائیں گے جو آپ کی طرف داری کر رہے ہوں گے، آپ کے ساتھ ہمدردی کر رہے ہوں گے اور آپ کی طرف سے جواب دے رہے ہوں گے۔

پھر حکم ہے کہ جو تمہارے ماتحت ہیں جو تمہارے ملازم ہیں جو مالی حیثیت میں کم طبقہ ہے تمہارے زیر نگر ہیں ان کا بھی خیال رکھو۔ ان سے بھی ہمدردی اور احسان کا سلوک کرو۔ تو یہ نیکیاں جو تم کر رہے ہوگے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوگے۔ اس عاجزی اور نیکی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوگے۔ پس ابھی رمضان کے بعد ہر ایک کے دل میں تازہ تازہ عبادتوں اور نیکیوں کا اثر قائم ہے اس کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور عید کے دن سے ہی تازہ رکھیں۔ نمازوں میں، تلاوت قرآن کریم میں، اعلیٰ اخلاق میں کبھی کمی نہ آنے دیں۔ اصل نیکی یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں اور صرف اپنے حقوق پر زور نہ دیں۔ کیونکہ بڑی نیکی یہی ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھا جائے نہ کہ اپنے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ بلکہ کوشش یہ ہو کہ اپنے ذمہ کسی کا حق نہ رہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہونا چاہئے کہ صرف اپنے غموں کو ہی نہ روتے رہیں، اپنی تکلیفوں اور پریشانیوں کو ہی نہ روتے رہیں، بلکہ دوسروں کے غموں دکھوں اور تکلیفوں کو بھی محسوس کریں۔ جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو نہ صرف یہ ایک دن کی عید منا رہے ہوں گے بلکہ ہمارا ہر دن روزِ عید ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''سورۃ فاتحہ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اس میں سب سے پہلی صفت رب العالمین بیان کی ہے جس میں تمام مخلوقات شامل ہے۔ اسی طرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہئے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اس میں آجاوے۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہئے۔ اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے۔ غرض اس سورہ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 262 جدید ایڈیشن)

اللہ کرے کہ ہم سب یہ حقوق ادا کرنے والے ہوں اور یہ حقوق ادا کرنے کی ہمیں عادت پڑ جائے اور مستقل زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اب مَیں آپ سب کو عید کی مبارکباد دیتا ہوں۔ انشاء اللہ ابھی دعا کے بعد مصافحہ بھی ہوگا۔ (حضور نے امیر صاحب سے دریافت فرمایا: ہے نا مصافحے کا ایسا پروگرام؟)۔ بہر حال، اس خطبے کے ذریعہ باقی تمام دنیا کے احمدیوں کو بھی عید مبارک ہو۔

اب دعا ہوگی۔ دعا میں تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کو یاد رکھیں۔ عالم اسلام کو یاد رکھیں آج کل ان کی بھی کافی بری حالت ہے۔ ان کے لئے بھی رحم کی صورت پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے۔ اسیران راہ مولیٰ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ بعضوں پر بڑے سخت مقدمے ہو چکے ہیں۔ ان کے خلاف بڑے سخت فیصلے ہو چکے ہیں۔ آسمانی آفات کے متاثرین کی تکلیف کم کرنے میں مدد بھی دیں اور ان کے لئے دعا بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔ شہدائے احمدیت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں میں اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور محض اور محض اپنے فضل سے ہمیشہ ان کی دستگیری فرماتا رہے۔ اور آئندہ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے۔ اپنے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جن نیکیوں کی توفیق دی ہے ان پر قائم رہنے کی بھی توفیق دے۔

(خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی)۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

کتاب ''کامیابی کی راہیں'' دستیاب ہے

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ کتاب ''کامیابی کی راہیں'' ایک جلد میں شائع کریں۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اپنے پیارے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں یہ کتاب شائع کی ہے اور سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ 2006 کے بابرکت موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے اس کا اجراء فرمایا۔

جملہ عہدیداران مجالس، قائدین علاقائی وصوبائی، ناظمین اطفال اور والدین سے درخواست ہے کہ وہ یہ کتاب اپنے بچوں کو مہیا کرائیں۔ یہ کتاب اطفال الاحمدیہ بھارت کے دینی نصاب میں شامل کردی گئی ہے اس کے مطابق شروع سال سے اطفال کی تعلیمی کلاسز لگوا کر ان کی تیاری کروائیں۔ یہ کتاب بچوں کی دینی معلومات کے لئے بہترین اضافے کا باعث ہے۔

(رفیق احمد بیگ مہتمم اطفال و معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

badrqadian@rediffmail.com

ایڈیٹر بدر کو اپنے مضامین، خطوط وغیرہ بھیجنے کیلئے اس ای میل کا استعمال کریں۔ (ادارہ)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | الیس اللہ بکاف عبدہٗ | **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

گولبازار ربوہ
047-6215747

نظام شمسی کے ستارے

حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین، حیدرآباد، حال مقیم قادیان

ہم آسمان پر نظر ڈالیں تو بہت سے ستارے نظر آتے ہیں انمیں سے چند ایسے ہیں جو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں لہٰذا نظام شمسی کے ممبر ہیں زمانہ قدیم سے ان میں سے پانچ نمایاں ستاروں سے لوگ واقف تھے یہ Planents کہلاتے ہیں ان پانچ planets کے نام یہ ہیں۔۱۔ عطار Mercury۔۲۔ زہرا Venus۔۳۔ مریخ Mars۔۴۔ مشتری Jupiter۔۵۔ زحل Saturn یہ پانچوں بغیر دوربین کے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اگر سورج اور چاند کو بھی شامل کرلیا جائے جو آسمان پر سب سے زیادہ نمایاں ہیں تو سات اجرام بن جاتے ہیں ہفتے کے سات دنوں کے نام ان سات اجرام ساوی سے رکھے گئے ہیں۔ ہماری زمین بھی ایک Planet ہے چاند زمین کے گرد گھوم رہا ہے اور چاند اور زمین کا جوڑا سورج کے گرد گھوم رہا ہے۔

دوربین کے ایجاد ہونے کے بعد بیسویں صدی سے قبل اور دوستاروں کا انکشاف ہوا جو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں لہٰذا یہ بھی Planets کہلاتے ہیں ان کے نام Uranus اور Neptune ہیں ۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں نظام شمسی کے ان مشہور ستاروں کی تعداد سات تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’ واضح رہے کہ اس سورت (فاتحہ) کی آیات سات ہیں اور مشہور ستارے بھی سات ہیں ۔ ان آیات میں سے ہر آیت ایک ستارے کے مقابل پر ہے تا کہ وہ سب کی سب شیطان کیلئے رجم کا موجب ہوں‘‘ (تفسیر سورہ فاتحہ صفحہ 23)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سات مشہور ستاروں کا جو ذکر فرمایا ہے غالبًا وہ مذکورہ سات بڑے Planets ہیں۔

Mercury, Venus, Mars, Jupiter, Saturn, Uranus, Neptune.

ان سات ستاروں کے علاوہ بے شمار چھوٹے اجرام بھی سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔

1930ء میں ایک اور نئے ستارے کا انکشاف ہوا جس کا نام Pluto رکھا گیا اور اسکو ہیئت دانوں نے بڑے Planets میں شامل کرلیا۔ لہٰذا 1930ء میں ان نمایاں ستاروں کی تعداد آٹھ ہوگئی پہلے سمجھا گیا تھا کہ Pluto ہماری زمین کی طرح بڑا ہے لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ ہمارے چاند سے بھی چھوٹا ہے نیز Pluto اس کے مواد کی کیفیت کے لحاظ سے بھی باقی سات ستاروں سے مختلف ہے نیز گذشتہ سالوں میں کئی ایسے ستاروں کا انکشار ہوا جو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں اور اپنے سائز کے لحاظ سے Pluto سے ملت جلتے ہیں لہٰذا یہ مسئلہ زیر بحث رہا کہ کیا ہم ان ستاروں کو یا ان میں سے کن کن کو Planets قرار دیں یا Pluto کو آئندہ سے Planets میں شامل نہ کریں۔

24 اگست 2006 کو یورپ میں ملک Czechosolovakia کے شہر Prague میں International Astronomical Union کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ سے Pluto کو بڑے Planets میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا سورج کے گرد گھومنے والے مشہور ستاروں کی تعداد دوبارہ سات ہوگئی ہے الحمدللہ۔

اس ضمن میں قرآن مجید کی سورۃ النبا کی یہ آیات یاد آتے ہیں۔

وَخَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا۔
وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا۔

(النباء 78:13-14)

یعنی ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط بنائے ہیں اور ہم نے ایک تیز چمکتا ہوا چراغ بنایا ہے‘‘

حضرت ملک غلام فرید صاحب کی قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ وتفسیر میں سبعا شدادا کے بارے میں یہ نوٹ دیا گیا ہے۔

Seven major planets of the solar system or seven stages of spitirual development of man mentioned in surah Al Muminoon

یعنی سبعا شداداً سے مراد نظام شمسی کے سات بڑے Planets ہیں یا انسان کے سات روحانی سورج ہیں جن کا ذکر سورۃ المومنون میں کیا گیا ہے‘‘۔

گو ہماری زمین بھی نظام شمسی کے بڑے Planets میں سے ایک ہے لیکن قرآن مجید نے فوقکم یعنی تمہارے اوپر فرما کر زمین کو سبعا شدادا میں شامل نہیں کیا ہے۔ زمین کا ذکر اس سے قبل ان الفاظ میں کیا گیا ہے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا (النباء 78:7)

یعنی’’ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟‘‘

نظام شمسی کا مرکز سورج ہے ۔ اس کا ذکر سراجاوھاجا یعنی تیز چمکتا ہوا چراغ کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ سورج کی روشنی سے ہی سارے نظامِ شمسی کے ستارے منور ہیں الغرض سورۃ النباء میں نہایت حسین انداز میں نظام شمسی کا ذکر ہے۔

☆☆☆

آسمان کی سات تہیں —— ہر تہہ کا ایک خاص کام ہے

کائنات کے متعلق قرآنی آیات میں بتائی گئی ایک حقیقت یہ ہے کہ آسمان سات تہوں سے بنایا گیا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے وہ سب کا سب پیدا کیا جو زمین میں ہے پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اسے سات آسمانوں کی صورت میں متوازن کر دیا اور وہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (البقرۃ:30)

پھر فرماتا ہے:۔

’’پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں دھواں تھا اور اس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوشی سے یا مجبوراً چلے آؤ۔ ان دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں بس اس نے ان کو دو زمانوں میں سات آسمانوں کی صورت میں تقسیم کر دیا اور ہر آسمان کے قوانین اس میں وحی کئے۔ (حٰم السجدۃ: 13,12)

زمین پر زندگی کے لئے ضروری ساری صفات موجود ہیں۔ ان میں سے ایک زمین کی فضا بھی ہے جو زندہ اجسام کے لئے ایک حفاظتی ڈھال کا کام کرتی ہے۔ آج یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ زمین کی فضا ایک دوسرے کے اوپر دہری مختلف تہوں سے مل کر بنی ہے اور جیسا کہ قرآن میں بیان کیا گیا زمین کی فضا سات تہوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ یقینی طور پر قرآن کے معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔

لفظ’’سماوات‘‘ قرآن حکیم کی کئی آیات میں زمین کے اوپر کے آسمان بلکہ ساری کائنات کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ لفظ کے اس معنی کو سامنے رکھتے ہوئے پتا چلتا ہے کہ زمین کا آسمان یا اس کی فضا سات تہوں (Layers) سے مل کر بنی ہے۔

درحقیقت آج یہ معلوم ہوگیا ہے کہ زمین کی فضا ایک دوسرے کے اوپر دھری مختلف تہوں پر مشتمل ہے۔ مزید برآں جیسا کہ قرآن میں بتایا گیا یہ فضا سات تہوں پر مشتمل ہے۔ ایک سائنسی ماخذ میں اس مضمون کو ایسے بیان کیا گیا ہے۔

سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ زمین کی فضا کی کئی تہیں ہیں۔ یہ تہیں طبعی خواص مثلاً دباؤ (Pressure) اور گیسوں کی اقسام کی بنا پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ فضا کی تہوں میں زمین سے قریب ترین تہہ ٹروپو سفیر (Troposphere) کہلاتی ہے۔ یہ فضا کی تقریباً نوے فیصد کمیت رکھتی ہے۔ ٹروپوسفیر کے اوپر کی تہہ کا نام اسٹریٹوسفیر (Stratosphere) ہے۔ اوزون کی تہہ اسٹریٹوسفیر کا حصہ ہوتی ہے جہاں بالائی بنفشی شعاعوں کا انجذاب ہوتا ہے۔ اسٹریٹوسفیر کے اوپر کی تہہ میزوسفیر (Mesosphere) کہلاتی ہے۔ میزوسفیر کے اوپر تھرموسفیر (Thermosphere) ہوتی ہے۔ تھرموسفیر کے اندر آیونائزڈ گیسیں ایک تہہ بناتی ہیں جسے آیونوسفیر (Ionosphere) کہا جاتا ہے۔ زمین کی فضا کا سب سے بیرونی حصہ 480 کلومیٹر سے 960 کلومیٹر تک ہوتا ہے اور یہ حصہ ایگزوسفیر کہلاتا ہے۔

چودہ صدیاں پہلے جب آسمان کو ایک واحد شے سمجھا جاتا تھا۔ قرآن نے معجزاتی طور پر بتایا کہ آسمان تہوں پر مشتمل ہے مزید یہ کہ سات تہوں پر جدید سائنس کی بدولت حال ہی میں دریافت ہوا کہ زمین کی فضا حقیقتاً ’’سات‘‘ تہوں سے مل کر بنی ہے۔

اگر ہم درج بالا سائنسی ماخذ میں بیان کی گئی ان تہوں کی تعداد گنیں تو معلوم ہوگا کہ زمین کی فضا درحقیقت سات تہوں سے مل کر بنی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کردہ آیت کے ترجمے سے پتا چلا:

1۔ ٹروپوسفیر (Troposphere)
2۔ سٹریٹوسفیر (Stratosphere)
3۔ اوزونوسفیر (Ozonosphere)
4۔ میزوسفیر (Mesosphere)
5۔ تھرموسفیر (Thermosphere)
6۔ آیونوسفیر (Ionosphere)
7۔ ایگزوسفیر (Exosphere)

اس موضوع کے بارے میں ایک اور اہم معجزہ سورۃ حٰم سجدہ کی آیت نمبر 13 میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ اور ہر آسمان کے قوانین اس میں وحی کئے دوسرے الفاظ میں خدا بیان کرتا ہے کہ اس نے ہر آسمان کو اس کی اپنی ڈیوٹی پر مامور کر دیا ہے۔ یقینی طور پر ان تہوں میں سے ہر ایک پر انسان اور زمین پر موجود دوسری حیات کے فائدے کے لئے انتہائی ضروری ذمہ داریاں ہیں۔ ہر ایک تہہ کا اپنا خاص کام ہوتا ہے جس میں بارش کے بنانے سے لے کر نقصان دہ شعاعوں سے بچانے تک اور ریڈیائی لہروں کے زمین کی جانب انعکاس کے ذریعے واپس موڑنے سے لے کر شہاب ثاقب سے بچانے تک کے کام شامل ہیں۔

مثال کے طور پر ان کاموں میں سے ایک کام ایک سائنسی مضمون میں ایسے بیان ہوا ہے۔

زمین کی فضا کی سات تہیں ہیں۔ ان میں سب سے نچلی تہہ ٹروپوسفیر (Troposphere) کہلاتی ہے۔ بارش، برف اور ہوائیں صرف ٹروپوسفیر میں بنتی ہیں۔

یہ ایک بڑا معجزہ ہے کہ وہ حقائق جنہیں بیسویں صدی کی ٹیکنالوجی کی مدد کے بغیر دریافت نہیں کیا جاسکتا تھا انہیں 1400 سال پہلے قرآن نے واضح کر دیا تھا۔

☆☆☆

بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائے مباہلہ سے ہلاک ہونیوالے امریکہ کے جھوٹے مسیح الیگزینڈر ڈوئی کے شہر "صیہون" کا تاریخی پس منظر

(چوہدری عبدالرشید آرکیٹیکٹ لندن)

خاکسار کو 2003 میں ایک شادی پر جانے کا موقع ملا۔ تفریحی مقامات دیکھنے کے بعد ایک دن جان الیگزینڈر ڈوئی صاحب کے شہر صیہون بھی جانے کا پروگرام بنایا۔ صیہون تقریباً شکاگو سے ایک گھنٹہ کی کار ڈرائیو پر واقع ہے۔ ڈوئی صاحب کے گھر جاتے ہوئے صیہون میں احمدیہ مشن ہاؤس کے پاس سے گزرے لیکن ٹھہرے نہیں کیونکہ فیصلہ کیا کہ شہر دیکھ کر ظہر کی نماز مسجد میں آکر ادا کریں گے۔ اور دوسرے احمدیوں سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ ہم نے ڈوئی صاحب کا گھر اور اردگرد کے علاقے میں تقریباً ایک گھنٹہ تک پھرتے رہے۔ ظہر کی نماز تک واپس مشن ہاؤس آگئے۔ نماز ادا کرنے کے بعد مربی صاحب نے چائے اور بسکٹ سے تواضع کی جس کیلئے ہم ان کے بہت مشکور ہیں۔

خیال آیا کہ جان الیگزینڈر ڈوئی صاحب کی رہائش گاہ اور شہر کے متعلق احباب کی دلچسپی کیلئے کچھ لکھوں۔

ڈاکٹر ڈوئی کی پیدائش 1847 میں Edinburgh سکاٹ لینڈ میں ہوئی۔ جب ان کی عمر ابھی 13 سال کی تھی تو اس کے والدین ان کو ساتھ لیکر آسٹریلیا سیٹل ہونے کیلئے چلے گئے۔ لیکن ڈوئی صاحب اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کرنے کیلئے پھر انگلستان آئے اور Edinburgh University میں داخلہ لیا اور پڑھائی مکمل کرنے کے بعد جب آسٹریلیا واپس گئے تو ایک چرچ میں دس سال تک ایک پادری کی حیثیت سے کام کیا۔

اس کے بعد انہوں نے International Divine Healing Association بنائی اور اعلان کیا کہ یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے بیماروں کو شفا دینے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ طاقت اور کرشمہ اس کو خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ اس فلاسفی کو آگے بڑھانے کیلئے 1888 میں آسٹریلیا چھوڑ کر امریکہ آگئے۔ دو سال تک مغربی ساحل پر اپنی تعلیم کا پرچار کرتے رہے 1890 میں شکاگو میں منتقل ہوگئے۔ چرچوں کے باہر یہ کھڑے ہو کر اپنا لیکچر شروع کردیتے تھے۔ شروع شروع میں کوئی بھی ان کو سننے کو تیار نہ تھا۔ لیکن ۶ سال کی مسلسل کوشش کے بعد کچھ لوگوں نے ان کی باتوں میں دلچسپی لینی شروع کردی۔ اس کے پیش نظر اس نے اکتوبر 1895 سے اپریل 1896 تک ایک بڑا ہال شکاگو میں کرایہ پر لیا۔ اس میں لیکچر دیتا رہا۔ جو بہت کامیاب ہوا۔ اس کامیابی کے نتیجہ میں فروری 1896 میں اپنے نئے فرقہ کی بنیاد کا اعلان کیا جس کا نام کرسچن کیتھولک چرچ رکھا۔ ڈاکٹر ڈوئی ایک اچھے مقرر تھے اور Cohvincing Power کے ساتھ قد آور انسان ہونے کے ناطے ایک خاص کشش کے حامل تھے لوگ اس فرقے میں تھوڑے ہی عرصے میں غیر معمولی تعداد میں شامل ہوئے۔ اس بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنے مریدوں کیلئے ایک نیا شہر بسانے کا منصوبہ بنایا۔ جو بعد میں   کے نام سے مشہور ہوا۔

شہر صیہون

ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی اپنے دائرہ اختیار کو بڑھانے کیلئے اپنے مریدوں کو ایک جگہ بسانے کیلئے اس شہر کی جولائی 1900 میں بنیاد رکھی ان کا خیال تھا کہ اس شہر میں اس کے 2 لاکھ مرید رہائش رکھ سکیں گے پلاننگ کے لحاظ سے ماڈرن گریڈ پر ایک مثالی شہر کے طرز پر پلین کیا گیا ہے۔ سڑکیں بہت چوڑی چوڑی رکھیں Open Areas بھی موجودہ صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے چھوڑے گئے 6000 ایکڑ زمین جو ڈوئی صاحب نے اس شہر کیلئے خریدی وہ اپنے مریدوں سے قرض لیکر لی۔ اور بعد میں ان کو آباد کرنے کیلئے سستی قیمت پر فروخت کی۔ اس میں مختلف قسم کی فیکٹریاں۔ سکول، کالج، دفاتر مارکیٹ اور مذہبی ادارے۔ تعمیر کروائے۔ ان اداروں کی 1/10 آمدنی وہ چرچ کیلئے وصول کرتا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شہر پلین کے مطابق چل پڑا اور دور دور سے ان کے مرید اپنے گھروں کو فروخت کر کے یہاں آباد ہونے کیلئے آگئے ڈوئی صاحب نے جو نام بھی بائبل میں موجود تھے اس شہر کی گلیوں اور سڑکوں کیلئے وہ سب نام چنے۔ اس طرح یہ شہر ایک مذہبی شہر کے طور پر Develop کیا اور لوگوں نے اس کو چرچوں کا شہر کہنا شروع کردیا۔ اگرچہ شروع میں بڑی تیزی سے اس کی Development ہوئی لیکن اپنے پورے Target تک نہ پہنچ سکا۔

یہ شہر اپنی خوبصورتی وسعت اور عمارات کے لحاظ سے تھوڑے ہی عرصہ میں امریکہ کے مشہور شہروں میں شمار ہونے لگا۔ اس کا اپنا اخبار "لیوز آف ہیلنگ" بڑی تعداد میں شائع ہوتا تھا جس کی وجہ سے اس کے مریدوں کی تعداد لاکھوں میں پہنچ گئی۔

جان الیگزینڈر ڈوئی کا گھر "شیلو ہاؤس"

یہ گھر ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کے لئے نئے شہر صیہون میں 1901 میں تعمیر کیا گیا۔ اس کے 25 کمرے ہیں اور تین منزلوں پر مشتمل ہے۔ اس وقت اس پر نوے ہزار ڈالر (54 لاکھ روپے) لاگت آئی تھی۔ آج کل میرے اندازہ کے مطابق اس کی قیمت 50 کروڑ روپے سے کم نہ ہوگی۔

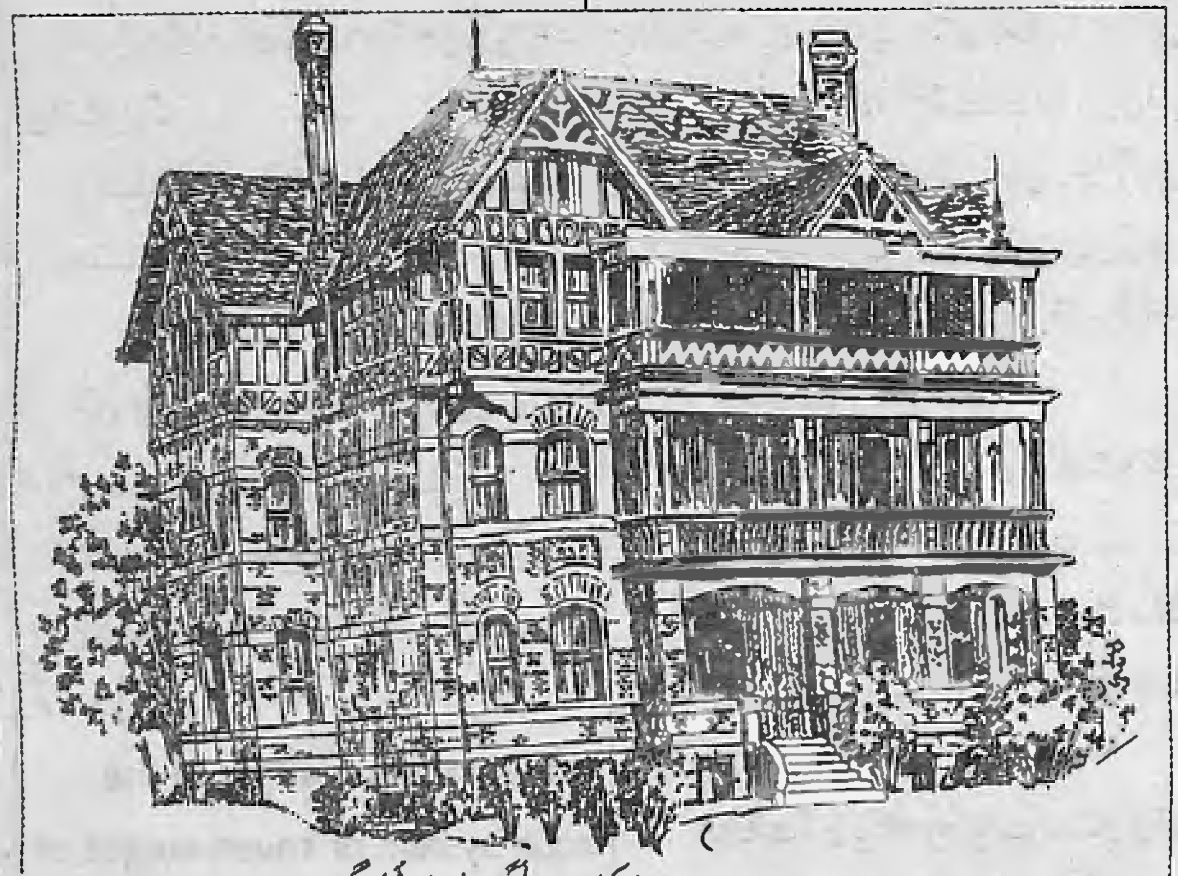

Shiio House ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کا گھر

سطح زمین پر لوگوں سے ملاقات کرنے کیلئے کمرے ہیں۔ پہلی منزل پر رہائش اور لائبریری اور دوسری منزل پر حفاظتی عملہ اور مہمانوں کیلئے کمرے ہیں۔ اس کے اندر دو سیڑھیاں ہیں ایک ڈوئی صاحب نے اپنے استعمال کیلئے اور ایک نوکروں کے استعمال کیلئے۔ اس کا طرز تعمیر اور باہر سے شکل Architecturily بہت ہی خوبصورت ہے۔ لیکن یقیناً ایک مذہبی رہنما کا گھر نہیں لگتا۔

غسلخانہ کیلئے سامان یورپ سے لایا گیا۔ کھانے والے کمرہ میں ایک بہت ہی بڑی میز ہے۔ جس کے اردگرد 16 کرسیاں رکھی ہوئی ہیں کتابوں کیلئے الماریاں ہیں جن پر اس وقت 50,000 ڈالر کی لاگت آئی تھی۔ کھانے کے چینی کے برتن رکھنے کیلئے 16 فٹ لمبی ایک الماری ہے۔ ہر طرف ڈوئی صاحب اور ان کی اہلیہ کی فوٹو لگائی ہوئی ہیں۔

پہلی منزل پر جان الیگزینڈر ڈوئی صاحب کی 9 مارچ 1907ء کو وفات ہوئی۔ اس وقت اس کے خاندان کا کوئی بھی فرد گھر میں موجود نہ تھا۔ گھر سے کوئی ۵ منٹ پیدل سفر کرنے کے بعد ایک عام قبرستان ہے جس کے آخر میں ان کی قبر ہے۔ سرہانے کی طرف ایک پتھر پر ڈوئی صاحب کا نام لکھا ہوا ہے۔ اور یہ پتھر بھی ایک طرف جھکا ہوا تھا۔ کیونکہ اب اس کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں۔

ڈوئی صاحب کی وفات کے بعد اس گھر میں ڈوئی صاحب کے کچھ مریدوں نے رہائش اختیار کرلی لیکن زیادہ دیر تک اس کی دیکھ بھال کیلئے رقم مہیا نہ کر سکے۔ اس لئے اس کو فروخت کرنے کیلئے اعلان کردیا گیا۔ Philadelphia کی ایک امیر خاتون نے اس گھر کو 1910 میں اپنی رہائش کیلئے خرید لیا۔ یہ خاتون 1942 تک اس میں رہی اور اس کی وفات کے بعد اس گھر کو ایک بار پھر فروخت کرنے کا اعلان ہوا۔ جان الیگزینڈر ڈوئی صاحب کے کچھ مریدوں نے ایک Great Lakes bibie institute بنایا اور اس بار اس گھر کو خرید کر اس میں سکول چلایا۔ یہ سکول 1954 تک چلتا رہا۔ اس کے بعد پھر اس کو فروخت کرنے کا اعلان ہوا۔ اس دفعہ ایک جوڑے Mr./Mrs D.C. Huntly نے اس گھر کو اپنی رہائش کیلئے خرید لیا۔ Mr. Huntly، 1967 میں 84 سال کی عمر میں جب وفات پاگئے تو Mrs. Huntly کیلئے اس کی دیکھ بھال ممکن نہ تھی اس لئے اس کو فروخت کرنے کیلئے مارکیٹ میں دے دیا وہاں ایک Real Estate Agency کے مالک Mr. Wesley Ashl and نے Mrs. Huntly سے اس گھر کو اس کے پاس فروخت کرنے کیلئے کہا تاکہ وہ اس کو ایک تاریخ بلڈنگ کے طور پر محفوظ کرلیں۔ Mr.Ashlan نے ایک Zion Historical Society بنائی آپ اس کے صدر بن گئے اور مسز ہنٹلی سے یہ مکان 18500 ڈالر میں خرید لیا۔

اس وقت تک اس گھر کی حالت بہت ہی بوسیدہ ہو چکی تھی۔ اس کو اصلی حالت میں Restore کرنے کیلئے بھاری رقم کی ضرورت تھی۔ تاہم لوگوں سے تحفے مانگے۔ گورنمنٹ نے بھی کچھ امداد دی اور اس بلڈنگ کو کسی حد تک 60 سال کے بعد پھر اس کی اصلی صورت میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

خاکسار کو اپنے دوستوں کے ہمراہ اس گھر کو 2002 میں دیکھنے کا موقع ملا۔ گھر باوجود اپنی شان و شوکت کے ایک افسردہ ماحول کا حامل ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو صرف اس لئے محفوظ کر رکھا ہے تاکہ وہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں جو طاقت اور تکبر کے نشہ میں اپنے مقام کو بھول جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کے خلاف بغاوت سے باز نہیں آتے۔ اس گھر کو دیکھنے کیلئے پانچ ڈالر کی ٹکٹ خریدنی پڑتی ہے۔ کیونکہ سطح زمین پر دفاتر ہیں اس لئے وہاں آپ بغیر ٹکٹ کے گھوم سکتے ہیں ہم جب ٹکٹیں لیکر اوپر کی دو منزلیں دیکھ کر نیچے آئے تو ایک انگریز بوڑھا اپنے

ایک بچے کے ساتھ کمروں میں پھر رہا تھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا وہ جان ڈوئی صاحب کے مرید ہیں۔ تو انہوں نے بتایا وہ تو صرف شہر میں سیر کے لئے آئے تھے۔ ویسے ہی گھر کو دیکھنے کیلئے آ گئے ہیں۔ میں نے ان کو مشورہ دیا کہ اگر آپ کو ڈوئی کے ذاتی کمروں اور چیزوں کو دیکھنا ہے تو اوپر پہلی اور دوسری منزل پر ضرور جائیں۔ اس پر انہوں نے کہا پانچ ڈالر خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس دوران ایک اور پارٹی کوئی چھ افراد پر مشتمل آئی وہ اوپر نیچے دونوں منزلوں کو دیکھنے کیلئے اوپر چلے گئے۔ پتہ چلا وہ بھی احمدی ہیں۔

اس طرح ٹرسٹ کو اس گھر کی دیکھ بھال کرنے کیلئے جو رقم درکار ہیں اس میں احمدیوں کا کافی Contribution ہے کیونکہ احمدی اس گھر کو دیکھنے کیلئے دور دور سے تشریف لاتے ہیں۔ اس صورت حال کو دیکھ کر مجھے عطاء اللہ بخاری کے آخری بیماری کے ایام کا واقعہ یاد آ گیا۔ کہ کس طرح باوجود شدید مخالف ہونے کے جب ان کے مریدوں نے ان کو چھوڑ دیا تو جماعت احمدیہ نے ہی انسانی ہمدردی کے طور پر ان کی بیمار پرسی کی اور بیماری پر خرچ کیا۔

ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کا انجام

ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی نے 1900 کے ابتداء میں یہ دعویٰ کیا کہ ’’ جو کچھ میں تمہیں کہوں گا تمہیں اس کی تعمیل کرنی ہوگی۔ کیونکہ میں خدا کے مطابق پیغمبر ہوں‘‘ ڈاکٹر ڈوئی ہمارے پیارے نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شدید دشمن تھا اور ہمیشہ اس کوشش میں رہتا تھا کہ جس طرح ممکن ہو اسلام کو بدنام اور صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے چنانچہ وہ اپنے اخبار میں لکھتا ہے۔

’’ میں امریکہ اور یورپ کی عیسائی اقوام کو خبردار کرتا ہوں کہ اسلام مُردہ نہیں ہے۔ اسلام طاقت سے بھرا ہوا ہے اگرچہ اسلام کو ضرور نابود ہونا چاہئے۔ محمڈن ازم کو ضرور تباہ ہونا چاہئے۔ مگر اسلام کی بربادی نہ تو مضمحل لاطینی عیسویت کے ذریعہ ہو سکے گی۔ نہ بے طاقت یونانی عیسویت کے ذریعہ سے اور نہ ان لوگوں کی تھکی ماندی عیسویت کے ذریعہ سے جو مسیح کو صرف برائے نام مانتے ہیں اور پیٹو لوگوں اور بدمستوں اور بدکاروں اور دیوثوں اور ظالموں کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ (نیوز آف ہیلنگ 25 اگست 1900)

حضرت اقدس کو جب اس شخص کے دعاوی کا علم ہوا تو آپ نے ۸ اگست ۱۹۰۲ء کو اُسے ایک چٹھی لکھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور سرینگر کشمیر میں اُن کی قبر کا ذکر کرتے ہوئے اس مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے لکھا۔

’’ غرض ڈوئی بار بار کہتا ہے کہ عنقریب یہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ بجز اس گروہ کے جو یسوع مسیح کی خدائی مانتا ہے اور ڈوئی کی رسالت، اس صورت میں یورپ و امریکہ کے تمام عیسائیوں کو چاہئے کہ بہت جلد ڈوئی کو مان لیں تا ہلاک نہ ہو جائیں اور جبکہ انہوں نے ایک نامعقول امر کو مان لیا ہے کہ وہ خدا کا رسول ہے رہے مسلمان سو ہم ڈوئی کی خدمت میں بہ ادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے۔ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناویں۔ بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دُعا کریں کہ جو ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔

جب ڈاکٹر ڈوئی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کا کوئی جواب نہ دیا تو حضرت اقدس نے 1903ء میں ایک اور مرسلہ کے ذریعہ اس چیلنج کو دہرایا آپ نے لکھا:

’’ میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے بچاس برس کا جوان ہے لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا جو حکم الحاکمین ہے۔ وہ اس کا فیصلہ کرے گا اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا...... تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیہون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے‘‘

ڈاکٹر ڈوئی صاحب نے پھر بھی خاموشی اختیار کی۔ لیکن جب امریکہ کے لوگوں نے اس چیلنج کا جواب دینے پر اصرار کیا تو ستمبر اور دسمبر 1903 کے اپنے اخبارات میں اس نے لکھا:

’’ ہندوستان میں ایک بیوقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا اور کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں اُن کو کچل کر مار ڈالوں گا‘‘ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 73)

مسٹر ڈوئی چونکہ ایک عیاش آدمی تھا اور صیہون کا شہر بھی اس نے اپنے مریدوں سے قرضے حاصل کر کے آباد کیا تھا اس لئے ایک طرف تو شہر کی رونق میں کمی آنے لگی اور دوسری طرف جو سرمایہ جمع تھا وہ ڈوئی کی عیاشیوں میں خرچ ہونے لگا نتیجہ یہ نکلا کہ مسٹر ڈوئی کا وقار کم ہونا شروع ہو گیا۔ اس مہلک مالی بحران کو دُور کرنے کیلئے ڈوئی نے میکسیکو میں ایک زمین خریدنے کا ارادہ کیا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر ایک دفعہ یہ زمین خرید لی گئی تو صیہون کی ساری مالی مشکلات دُور ہو جائیں گی۔ چنانچہ اس زمین کی خرید کیلئے اپنے صیہونی مریدوں سے قرضہ حاصل کرنا چاہا اور اس غرض سے ستمبر 1905ء کی آخری اتوار کو ایک غیر معمولی جلسہ کا اعلان کیا۔ اس جلسہ کی تیاری بڑے اہتمام سے کی گئی۔ جب ڈوئی اپنے زرق برق لباس میں جس کو وہ اپنا پیغمبری لباس کہا کرتا تھا۔ ملبوس ہو کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تو تمام مجمع کی نگاہیں اس انتظار میں اس پر جم گئیں کہ دیکھیں مسٹر جان الیگزینڈر ڈوئی اب کیا اعلان فرماتے ہیں۔

مسٹر نیوکومب نے جو مسٹر ڈوئی کا سوانح نگار ہے لکھا ہے:۔ ’’ ڈوئی اس روز اپنی فصاحت کے معراج پر تھا۔ وعظ کے بعد Lords Supper کی تقریب تھی جس کے بعد ڈوئی سفید لباس پہنکر پھر اپنے مریدوں کے سامنے آیا۔ پہلے دُعائیہ ترانہ گایا گیا۔ بائیبل سے بعض آیات کی تلاوت کے بعد مسیح کا خون اور گوشت روٹی اور شراب کی صورت میں خاص لباس میں ملبوس نائبین کے ذریعے سے تمام حاضر الوقت ارادت کیشوں میں تقسیم کیا گیا۔ اب اصل تقریب قریب التکمیل تھی۔ ڈوئی کو صرف چند اختتامی الفاظ کہنا تھا جس کے بعد جلسہ برخواست ہو جانا تھا۔ ان آخری الفاظ کے لئے لوگ توجہ کے ساتھ منتظر تھے۔

اچانک ڈوئی نے اپنے دائیں ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا۔ جیسے کہ کوئی گندہ کیڑا اس کے بازو کو آ چمٹا ہو۔ پھر اسنے اپنے ہاتھ کو زور زور سے کرسی کے بازو پر مارا۔ لوگ اس غیر معمولی حرکت سے کچھ حیران سے ہو گئے۔

ڈوئی کا رنگ زرد پڑ گیا اور وہ گرنے ہی لگا تھا کہ اس کے دو مریدوں نے اسے سہارا دیا اور گھسیٹتے ہوئے اسے ہال سے باہر لے گئے‘‘۔

غرض ڈوئی پر عین اس وقت فالج کا حملہ ہوا جب کہ صیہون شہر کے مالی بحران کو ختم کرنے کے لئے میکسیکو میں جائداد خریدنے کی سکیم اپنے پورے عروج پر پہنچ رہی تھی۔ خدائے منتقم و قادر مطلق نے آج اس کی زبان کو بند کر دیا جس سے وہ آنحضرت ﷺ کی شان عالی کے خلاف بدزبانی کیا کرتا تھا۔ وہ صرف آہستہ آہستہ گفتگو کر سکتا تھا۔ جب اس کی صحت روز بروز گرنے لگی تو ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اسے بحال صحت کیلئے میکسیکو اور جمیکا کے سفر پر روانہ ہونا پڑا۔ مگر اب اسے اپنے نائبین پر اعتماد نہ تھا۔

اس لئے ڈوئی صاحب نے اپنے آسٹریلیا مشن کے انچارج اوور یر والوا کو اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اور انہیں چارج لینے کیلئے کہتے ہوئے یہ بھی لکھا کہ انہیں 4000 ڈالر ماہوار (جو آج کل کے حساب سے کم از کم 10 لاکھ روپے ہوں گے) بھجوا دیا کریں۔ کیونکہ اوور لیر والوا کا آسٹریلیا فوری طور پر آنا ممکن نہیں تھا اس لئے درمیانی وقفہ کے لئے ڈوئی صاحب نے صیہون کا انتظام اپنے تین مریدوں کی ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا۔

جب آسٹریلیا سے قائم مقام انچارج اوور یر والوا 12 فروری 1906ء کو صیہون پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ انتظامیہ کے پاس تو کوئی رقم نہیں۔ اخبار لیوز آف ہیلنگ بند ہو چکا ہے۔ بلکہ ملازمین کو تنخواہیں تک بھی نہیں ملیں۔ تو اس کے پیش نظر اس نے ڈوئی صاحب کو 4000 ڈالر بھیجنے سے انکار کر دیا۔ جب ڈوئی صاحب کو اس کی اطلاع ملی تو وہ آپے سے باہر ہو گئے اور مارچ 1906 میں تار دیکر اوور یر والوا کو اپنی جانشینی سے برخاست کر دیا 31 مارچ 1906 کو یہ تار اور بر والوا کو صیحون میں ملا اس کے اگلے دن اس نے ایک عام میٹنگ بلوائی۔ اور چرچ کے تفصیلی حالات ہیگ کو بتاتے ہوئے یہ بتایا کہ ڈاکٹر ڈوئی اپنے ذاتی حساب میں زائن کا چھ لاکھ ڈالر حاصل کر چکے ہیں اور زائن کی انڈسٹری میں 25 لاکھ ڈالر کے حصے بک چکے ہیں۔ اور مٹھائی بنانے کے کارخانے کے ڈیڑھ لاکھ ڈالر سے زائد کے حصے فروخت ہو چکے ہیں۔ تو مریدوں نے فوری طور پر ڈوئی صاحب کے خلاف ایکشن لینے کا مطالبہ کیا اور ایک دوسری میٹنگ میں انہوں نے اوور یز والوا کو اپنا قائد چن لیا اور ڈوئی صاحب کو تار کے ذریعہ اس فیصلہ کی اطلاع کر دی۔

Wilbur Glenn Voliva

ڈوئی نے جب یہ تار پڑھا صحت پہلے ہی برباد ہو چکی تھی۔ رہی سہی عزت بھی خاک میں ملتی نظر آئی۔ فوراً رختِ سفر باندھ کر شکاگو روانہ ہو گیا شکاگو پہنچ کر اس نے اُسی روپے کے بل پر جو وہ لوگوں کا غبن کر چکا تھا۔ مسٹر والویا کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کیلئے قانون کی خدمات حاصل کیں۔ شکاگو کی ایک عدالت میں دو ہفتے تک یہ مقدمہ چلتا رہا۔ عدالت نے ڈوئی کو صیہون کی جائیداد واپس کرنے کی بجائے اس پر ایک ریسیور مقرر کر دیا اور ہدایت کی کہ صیہو صیہونی چرچ کے ممبر آراء شماری کے ذریعہ اپنا نیا لیڈر منتخب کر لیں۔ 18 ستمبر کو یہ انتخاب ہوا جس میں والویا ڈوئی کے صرف ایک سو ووٹوں کے مقابلہ میں ہزار ووٹ حاصل کر کے کامیاب ہوا۔

ان دنوں بیماری کی ایسی کوئی قسم نہ تھی جس میں ڈوئی صاحب مبتلا نہ تھے جس کی وجہ سے اس کی رہی سہی قوت بھی ختم ہو رہی تھی۔

بیماری کے دنوں میں صرف دو تنخواہ دار حبشی اس کی دیکھ بھال کرتے تھے اور اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اُٹھا کر لے جاتے تھے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ اس کا مفلوج اور بے حس جسم بھاری پتھر کی طرح ان کے ہاتھوں سے گر جاتا اور ڈوئی اس طرح سے زمین پر گرتا جیسے ایک بے جان پتھر کسی کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا ہو۔ ڈوئی اس قسم کی ہزاروں مصیبتیں سہتا ہوا آخر ۹ مارچ 1907ء کو اس جہان سے رخصت ہوا۔

ڈوئی کی موت پر حضرت اقدس کے تاثرات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جب ڈوئی کی اس طرح حسرت ناک موت کا علم ہوا تو آپ نے اسے آنحضرت ﷺ کا ایک عظیم الشان معجزہ قرار دیا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’ اب ظاہر ہے کہ ایسا نشان (جو فتح عظیم کا موجب ہے) جو تمام دُنیا ایشیاء اور امریکہ اور یورپ اور ہندوستان کیلئے ایک کھلا کھلا نشان ہو سکتا ہے۔ وہ یہی ڈوئی کے مرنے کا نشان ہے کیونکہ

اورنشان جو میری پیشگوئیوں سے ظاہر ہوئے ہیں وہ تو پنجاب اور ہندوستان تک ہی محدود تھے اور امریکہ اور یورپ کے کسی شخص کو ان کے ظہور کی خبر نہ تھی لیکن یہ نشان پنجاب سے بصورت پیشگوئی ظاہر ہو کر امریکہ میں جا کر ایسے شخص کے حق میں پورا ہوا جس کو امریکہ اور یورپ کا فرد فرد جانتا تھا اور اس کے مرنے کے ساتھ ہی بذریعہ تاروں کے اس ملک کے انگریزی اخباروں کو خبر دی گئی۔

جس ہلاکت اور تباہی کی اسکی نسبت پیشگوئی میں خبر دی گئی تھی وہ ایسی صفائی سے پوری ہوئی کہ جس سے بڑھ کر اکمل اور اتم طور پر ظہور میں آنا متصور نہیں ہوسکتا۔ اس کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی۔ اس کا خائن ہونا ثابت ہوا۔ اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا۔ مگر اس کا شراب خور ہونا ثابت ہوگیا۔ اور وہ اُس اپنے آباد کردہ شہر صیہون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا جس کو اس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے آباد کیا تھا اور نیز سات کروڑ نقد روپیہ سے جو اس کے قبضہ میں تھا اس کو جواب دیا گیا اور اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہوگئے۔ اور اُس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے۔ پس اس طرح پر وہ قوم میں ولد الزنا ثابت ہوا اور یہ دعویٰ کہ میں بیماروں کو معجزہ سے اچھا کرتا ہوں۔ یہ تمام لاف و گزاف اس کی محض جھوٹی ثابت ہوئی اور ہر ایک ذلت اس کو نصیب ہوئی اور آخر کار اس پر فالج گرا اور ایک تختہ کی طرح اس کو چند آدمی اُٹھا کر لے جاتے رہے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہوگیا اور حواس بجا نہ رہے اور یہ دعویٰ اس کا کہ میری ابھی بڑی عمر ہے اور میں روز بروز جوان ہوتا جاتا ہوں اور لوگ بوڑھے ہوتے جاتے ہیں محض فریب ثابت ہوا۔ آخر کار مارچ 1907ء کے پہلے ہفتہ میں ہی بڑی حسرت اور درد اور دُکھ کے ساتھ مر گیا۔

اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا۔ چونکہ میرا اصل کام کسر صلیب ہے سو اس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دنیا سے اوّل درجہ پر حامئ صلیب تھا۔ جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دُعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اس کو ہلاک کیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کی موت سے پیشگوئی قتل خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہوگئی۔ کیونکہ ایسے شخص سے زیادہ خطرناک کون ہوسکتا ہے کہ جس نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائی اور جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے اس کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب ایسے لوگ ہوگئے تھے جو بڑے مالدار تھے بلکہ سچ یہ ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا وجود اس کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہ تھا۔ نہ اسکی طرح شہرت ان کی تھی اور نہ اس کی طرح کروڑہا روپیہ کے وہ مالک تھے پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔ اگر میں اس کو مباہلہ کے لئے نہ بلاتا اور اگر میں اس پر بددُعا نہ کرتا اور اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع نہ کرتا تو اس کا مرنا اسلام کی حقیقت کیلئے کوئی دلیل نہ ٹھہرتا لیکن چونکہ میں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کر دیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہلاک ہوگا میں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذاب ہے اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذلت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے اور کیا ہوگا اب وہی اس سے انکار کرے گا جو سچائی کا دشمن ہوگا'' (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 80-75) ☆☆☆

''کیا مرتد کی سزا قتل ہے؟'' کے عنوان پر

مجلس انصار اللہ کالیکٹ کے زیر اہتمام ایک کامیاب اور شاندار سیمینار

الحمد للہ مجلس انصار اللہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مورخہ 22 ستمبر 2006ء کو کالیکٹ ٹاؤن ہال میں ایک سیمینار زیر عنوان'' کیا مرتد کی سزا قتل ہے'' خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس کو دو احمدی سکالرز کے علاوہ تین غیر احمدی سماجی لیڈروں نے جو صوبہ کے نامور دانشمند ہیں مخاطب کیا۔ مکرم احمد سعید صاحب کی تلاوت اور مکرم محمد اشرف صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عیسی کویا صاحب سیکرٹری تعلیم نے اس سمینار کی غرض و غایت پر استقبالیہ تقریر کی۔ جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے مکرم اے پی کنجامو صاحب امیر جماعت احمدیہ نے کہا کہ اسلام آزادئ مذہب اور آزادئ ضمیر کا علمبردار ہے ہر ایک شخص کو کسی مذہب کے قبول کرنے یا ترک کرنے کی پوری آزادی اس لئے ہے کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر روا نہیں کیا جائے گا۔

قرآن کریم کی کسی تعلیم یا حضرت رسول کریم ﷺ کی کسی سنت سے یہ ثابت نہیں کہ ارتداد کی سزا موت ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے ابتدائی صدارتی تقریر میں بتایا کہ مختلف انتہا پسند نام نہاد مسلم تنظیموں کی طرف سے کئے جانے والے ظلم و ستم اور غیر اسلامی حرکتوں کی وجہ سے آجکل اسلام اور بانی اسلام ﷺ بہت بدنام کئے جا رہے ہیں۔ اسلام کبھی بھی مذہبی اُمور میں جبر کرنے اور تلوار استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ خاکسار نے مولانا مودودی صاحب کے نظریہ جہاد کی مختلف آیات قرآنیہ و واقعات سے تردید کی۔ اس کے بعد ڈاکٹر پروفیسر M.N کاواشیری صاحب۔ پروفیسر حمید چینہ منگلور صاحب، پروفیسر کنجی احمد صاحب پروفیسر محمود احمد صاحب اور اے ایم محمد بلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن نے اپنی اپنی تقریروں میں اس بات کو واضح کیا کہ مولانا مودودی صاحب کا قتل مرتد کا نظریہ قطعاً غیر اسلامی ہے اس سلسلہ میں انہوں نے پاکستان کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کے بعض اقتباسات پیش کئے۔ آخر میں خاکسار نے بتایا کہ مودودی صاحب کے اس نظریہ کو اپناتے ہوئے سابق پاکستانی صدر ضیاء الحق نے جو آرڈیننس احمدیوں کے خلاف پاس کیا تھا اس کے ردعمل کے طور پر اس آرڈیننس کے بعد اب تک جماعت احمدیہ پر عالمگیر سطح پر نازل ہو رہے برکات و افضال کا تفصیل سے ذکر کیا۔

یہ جلسہ عام مسلسل ساڑھے تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ وسیع و عریض ٹاؤن ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا مسلمانوں کے مختلف عقائد کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ مستورات بھی پردے کی رعایت سے کثیر تعداد میں حاضر ہوئیں اختتامی دعا اور شکریہ کے بعد رات ساڑھے آٹھ بجے جلسہ عام نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ صوبہ کی کثیر الاشاعت اخباروں نے اس جلسہ کی کوریج کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سیمینار کے نتیجہ خیز اثر پیدا فرمائے۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)
الیس اللہ بکاف عبدہ

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ ملکی اجتماع کا کامیاب انعقاد

خدام واطفال کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

☆...... باجماعت نماز تہجد، خصوصی درس قرآن مجید واحادیث کا اہتمام، مزار مبارک پر اجتماعی دعا۔

☆...... محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی شرکت وخطاب۔☆...... جماعت احمدیہ کے تعارف اور غرض وغایت پر خصوصی تقریب۔

☆...... مختلف علمی، ورزشی وذہنی مقابلہ جات کا انعقاد۔

☆...... ہندوستان کے 21 صوبوں کی 201 مجالس سے 1520 سے زائد نمائندگان کی شرکت، مخصوص علمی وروحانی ماحول میں نومبائع خدام کی تعلیم و تربیت کے حسین مناظر۔

☆...... اجتماع کی خبریں بھارت کے مشہور T.V چینلوں اور ریڈیو میں نشر ہوئیں اور کثیر الاشاعت اخبارات میں شائع ہوئیں۔

الحمد للہ! مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 37واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 28واں سالانہ اجتماع 12,13,14 ستمبر 2006ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوکر اختتام پذیر ہوا۔ امسال بھی حسب سابق اجتماع گاہ احمدیہ گراونڈ کے قریب مسجد ناصر آباد سے ملحق بنایا گیا تھا۔ 21 صوبہ جات سے 201 مجالس کے صوبائی ومقامی قائدین اور نمائندگان سمیت شرکت کرنے والے خدام واطفال کی کل تعداد 1520 سے زائد تھی۔ مساجد، گراونڈ اور رہائش گاہیں جلسہ سالانہ کا سا منظر پیش کر رہی تھیں۔ اجتماع کے انتظامات بہتر رنگ میں انجام پانے کیلئے محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں اجتماع کمیٹی تشکیل دی۔ جس نے بحسن وخوبی تمام ضروری امور کو سرانجام دیا اس اجتماع کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے جن کے تحت منتظمین و معاونین نے ڈیوٹیاں دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور مالی معاونت سے امسال نومبائع خدام واطفال کو اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے تمام صوبہ جات کو ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ جس کے تحت 700 سے زائد نومبائع اس اجتماع میں شریک ہوکر اس سے مستفید ہوئے الحمد للہ۔ اجتماع کے تینوں روز بک اسٹال لگایا گیا جس سے مہمانان کرام اور نومبائعین نے بھرپور استفادہ کیا۔

مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے امسال قیام کا انتظام مہمان خانہ کے علاوہ سرائے طاہر اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں اور کھانے کا انتظام ہال جلسہ سالانہ کے نزدیک ایک پنڈال میں کیا گیا تھا۔

پہلا روز 12 ستمبر::۔ اجتماع کے پروگراموں کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے اپنے درس میں تنظیم خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کی غرض وغایت پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی اور خدام واطفال کو اپنی زریں نصائح سے نوازا۔ درس کے بعد بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے مزار مبارک پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس میں خدام و اطفال کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی شریک ہوئے۔

افتتاحی تقریب:: صبح 10 بجے مہمان خصوصی محترم حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان افتتاحی تقریب کے لئے تشریف لائے۔ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت ونمائندگان نے آپ کا اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا پرجوش استقبال کرتے ہوئے گل پوشی کی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی نے دعاؤں کے ساتھ لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔ افتتاحی اجلاس کی کاروائی ٹھیک 10:15 بجے عمل میں آئی۔ عزیزم حافظ نعیم پاشا نے تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ پیش کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام واطفال کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم نصر من اللہ صاحب نے نظم ''نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اختصار کے ساتھ سالانہ کارگزاری رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت پیش کی۔ بعد ازاں محترم رفیق احمد صاحب بیگ مہتمم اطفال نے اطفال الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

کتاب ''کامیابی کی راہیں'' کا اجراء::۔ کارگزاری رپورٹ سنائے جانے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے کتاب ''کامیابی کی راہیں'' کا اجراء فرمایا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان 2005 کے موقعہ پر ایک اہم میٹنگ میں مجلس عاملہ کو یہ کتاب شائع کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اس کتاب کو شائع کیا۔ یاد رہے آئندہ یہ کتاب مجلس اطفال الاحمدیہ کے دینی نصاب میں شامل ہے۔ بعدہ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب کیا۔ موصوف نے اپنے خطاب میں حضرت المصلح الموعودؓ بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کے متعدد ارشادات کے حوالہ سے خدام الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف خاص توجہ دلاتے ہوئے اہم نصائح فرمائیں۔ نیز حضور انور کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے نماز باجماعت ادا کرنے کی جملہ خدام واطفال کو تلقین فرمائی۔ حضور انور کا یہ پیغام متعدد علاقائی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا تھا جس کو حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔ بعد ازاں مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے خدام و اطفال سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح کی جانب سے آپ کے لئے کوئی نیا پیغام آتا ہے پس ہر سال پہلے سے بڑھ کر ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جو بھی ہدایت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ملے اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضور انور کے پیغام اور متعدد واقعات کے حوالہ سے باجماعت نماز اور دعاؤں پر زور دینے کی نصیحت فرمائی۔ آخر پر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ افتتاحی تقریب اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد خدام کے علمی مقابلہ جات حسن قرأت معیار (الف،ب) اور پرچہ ذہانت خدام و اطفال ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ٹھیک 3:00 بجے ہوا اور 6:30 تک ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اسی طرح رات کے 8:15 بجے سے 10:30 بجے تک مقابلہ حسن قرأت اطفال معیار (الف،ب) اور مقابلہ تقاریر خدام حزب (الف،ب) کروائے گئے۔

دوسرا دن بروز بدھ 13 ستمبر ::

دوسرے دن نماز فجر کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے ''خلافت سے وابستگی'' کے عنوان پر درس دیا۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت احسن رنگ میں خدام واطفال کو سمجھایا۔

صبح 6 سے 8 بجے تک تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے صحن میں مختلف کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ ناشتہ کے بعد مقابلہ تقاریر اطفال، نظم خوانی خدام، بیت بازی اطفال، کوئز اطفال کے علمی مقابلہ جات اجتماع گاہ میں کروائے گئے۔ دوپہر ٹھیک 3 بجے سے 6:30 تک احمدیہ گراونڈ میں ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد رات کے 10 بجے تک کوئز خدام، نظم خوانی اطفال کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

خصوصی تربیتی نشست::۔ رات 10 بجے زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان اور محترم صدر اجلاس نے ''جماعت احمدیہ کا تعارف اور غرض و غایت'' پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تیسرا دن 14 ستمبر::۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرالہ نے اپنے مخصوص دلنشیں انداز میں درس دیا۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز ظہر وعصر کے بعد بھی احمدیہ گراونڈ میں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ تینوں دن مجموعی طور پر خدام واطفال کی شاٹ پٹ، لانگ جمپ، نیشنل کبڈی، پنجابی کبڈی، دوڑ سو میٹر، فٹ بال، والی بال، بیڈ منٹن اور رسہ کشی کے مقابلہ جات کروائے گئے۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات::

تیسرے دن شام 6 بجے اختتامی تقریب کا آغاز زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی منعقد ہوا۔ سٹیج پر محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور محترم مبارک احمد صاحب چیمہ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم عطاء الہی احسن غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور قائدین صوبائی وعلاقائی بھی رونق افروز ہوئے۔ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تلاوت کی بعدہ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد دہرایا۔ مکرم تنویر احمد صاحب ناصر کی نظم کے بعد مکرم عطاء الہی احسن غوری صاحب نے شکریہ احباب ادا کیا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اپنے خطاب میں ایفائے عہد، امانت داری وسچائی پر زور دیتے ہوئے خدام واطفال کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ خط و کتابت کے ذریعہ ہی ہم حضور کے ساتھ تعلق رکھ سکتے ہیں۔ بعدہ ایک ترانہ مکرم تنویر احمد صاحب اور مکرم نصر من اللہ صاحب نے دلنشین انداز میں پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے صدارتی خطاب میں خدام و اطفال پر موجودہ دور میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بیش قیمت نصائح فرمائیں، آخر میں آپ نے حضور انور کی صحت وسلامتی، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعا کی درخواست کی اور اپنے دست مبارک سے پوزیشن لینے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر پر اجتماعی دعا کروائی اور یہ سہ روزہ بابرکت اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اسلامی نعروں کی گونج میں اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین اور دور رس نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

(عاشق حسین گنائی منتظم رپورٹنگ برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2006ء)

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے بارھویں اور نومبائعات بھارت کے دوسرے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

خالص روحانی ماحول میں علمی، دینی اور ورزشی مقابلہ جات کا دلچسپ پروگرام

13 صوبہ جات کی 20 مجالس کی 60 نمائندگان اور مہمان مستورات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ اور 35 مقامات کی 94 نومبائعات مستورات اور بچیوں کی شرکت

الحمد للہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کو اپنا بارھواں اور نومبائعات بھارت کو اپنا دوسرا سالانہ اجتماع قادیان میں 12 تا 14 ستمبر 2006 کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

قادیان کے علاوہ 13 صوبہ جات کی 20 مجالس سے 60 نمائندگان لجنہ و ناصرات اور 94 نومبائعات ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ نے شرکت کی۔ الحمد للہ۔ اجتماع سے قبل اجتماع کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں اجتماع کے تمام کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر کے شعبہ جات کی منتظمات مقرر کی گئیں اور اجتماع کے پروگراموں کو بہتر بنانے کیلئے محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی قیادت اور نگرانی اور مشورہ کے ساتھ تمام کام احسن طریق پر انجام دیئے بیت النصرت لائبریری کے صحن کو شامیانہ و رنگین بینرز اور لائٹ وغیرہ لگا کر خوبصورت طریق سے سجایا گیا۔

اجتماع سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ فیکس اجتماع کے کامیاب ہونے کیلئے دعا اور پیغام کی درخواست کی گئی تھی حضور انور نے ازراہ شفقت اجتماع کے موقع پر ایک تربیتی پیغام اور دعاؤں کا تحفہ بھجوایا۔

پہلا دن مورخہ 12 ستمبر

افتتاحی اجلاس: پروگرام کے آغاز سے قبل ناصرات الاحمدیہ قادیان کی ممبرات نے مارچ پاسٹ کیا اس کے ساتھ ترانہ ''زمانہ بھر میں دین حق کا پرچم ہم نے لہرایا'' خوش الحانی سے پیش کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کی کاروائی کا آغاز صبح ٹھیک 9.30 بجے محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ سابقہ صدر لجنہ بھارت کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم باترجمہ سے ہوا۔ لجنہ اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ بھارت کا عہد محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ بھارت کی قیادت میں دہرانے کے بعد محترمہ صبیحہ رشید صاحبہ نے کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام'' حمد وثناء اسی کو جو ذات جاودانی'' خوش الحانی سے پڑھا۔ ازاں بعد صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جو سالانہ اجتماع لجنہ بھارت کے موقع پر موصول ہوا پڑھ کر سنایا۔

ازاں بعد محترمہ صدر اجلاس نے ممبرات سے افتتاحی خطاب کے بعد دُعا کروائی۔ بعد ازاں سالانہ کارگزاری رپورٹ لجنہ بھارت 2005ء تا 2006ء محترمہ امۃ الشافی رومی صاحبہ نائب جنرل سیکرٹری لجنہ بھارت نے پیش کی۔ اس کے بعد درج ذیل علمی مقابلہ جات ہوئے۔

مقابلہ حفظ قرآن مجید، نظم خوانی، مقابلہ تقاریر، دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور نعت پڑھنے کے ساتھ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صوبائی صدر لجنہ کیرلہ کی زیر صدارت ٹھیک ۳ بجے ہوا۔ اس اجلاس میں اعزازی صدارت محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سکندرآباد۔ محترمہ رضیہ احمد صاحبہ سورو اور محترمہ طاہرہ صدیقہ ملک صاحبہ قادیان نے کی۔ اس اجلاس میں پہلا مقابلہ حفظ قرآن کریم ہوا۔ ازاں بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے قرآن مجید کا درس دیا بعدہ مقابلہ نظم خوانی، مقابلہ بیت بازی ہوا۔ ازاں بعد محترمہ مبارکہ سلیم صاحبہ زونل صوبائی صدر کرناٹک زون ۲ نے ''تربیتِ اولاد'' کے موضوع پر تقریر کی۔

شبینہ اجلاس: پہلے دن شبینہ اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز ٹھیک ۸ بجے تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھنے کے ساتھ ہوا۔ اس اجلاس کی اعزازی صدارت محترمہ امۃ العزیز صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ بھارت اور محترمہ ڈاکٹر فاطمہ بدر صاحبہ نے کی۔ اس اجلاس میں مقابلہ تقاریر، مقابلہ نظم خوانی ہوا۔

دوسرا دن 13 ستمبر

دوسرے دن پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ مبارکہ سلیم صوبائی صدر لجنہ کرناٹک ٹھیک 9.30 بجے تلاوت قرآن مجید و ترجمہ اور کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع پڑھنے سے ہوا اس اجلاس کی صدارت محترمہ ثریا بانو اور محترمہ منصورہ الہٰ دین، صاحبہ نے کی۔ اس نشست میں مقابلہ حفظ قرآن کریم اور مقابلہ نظم خوانی ہوئے۔ بعدہ تربیتی تقریر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے کی۔ آپ نے باہمی اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو بیان فرمایا۔ اجلاس کی بقیہ کارروائی محترمہ امۃ الوسیع شمائلہ صاحبہ نائب صدر لجنہ بھارت کی زیر صدارت ہوئی۔ اس اجلاس میں مقابلہ تقاریر اور مقابلہ فی البدیہہ تقاریر ہوئے۔ دوسرے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترمہ امۃ الحیٔ نائب صدر لجنہ بھارت قرآن کریم کی تلاوت و ترجمہ اور نظم سے شروع ہوئی۔ اعزازی صدارت محترمہ امۃ الرافع صاحبہ سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ بھارت محترمہ عائشہ شیراز صاحبہ محترمہ نصرت بیگم بدر صاحبہ سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید لجنہ بھارت اور محترمہ فہیم النساء صاحبہ نے کی اس اجلاس میں مقابلہ حفظ قرآن کریم، مقابلہ تقاریر ہوا۔ اجلاس کی بقیہ کاروائی محترمہ طاہرہ بی صاحبہ نائب صوبائی صدر لجنہ کیرلہ کی زیر صدارت ہوئی جسمیں مقابلہ ذہنی آزمائش مقابلہ حفظ قرآن کریم، مقابلہ ذہنی آزمائش ہوا۔

شبینہ اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق لجنہ بھارت ٹھیک ۸ بجے تلاوت قرآن کریم باترجمہ سے ہوا۔ اس اجلاس کی اعزازی صدارت محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم نائب سیکرٹری تبلیغ لجنہ بھارت محترمہ شازیہ نعمت صاحبہ سیکرٹری تجنید لجنہ بھارت محترمہ سبینہ پروین صاحبہ صدر لجنہ بانسرہ نے کی نعت کے بعد مقابلہ بیت بازی لجنہ اماء اللہ بھارت ہوا۔

تیسرا دن پہلا اجلاس: تیسرے دن پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ طیبہ صدیقہ ملک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان صبح 9.30 بجے تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور بانسرہ کی ۳ ممبرات کے ترانہ پیش کرنے کے ساتھ ہوا اس اجلاس کی اعزازی صدارت مکرمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ حیدرآباد محترمہ شمشاد حق صاحبہ زونل صدر بیادر نے کی۔ اس نشست میں مقابلہ تقاریر، مقابلہ ذہنی آزمائش (تحریری) مقابلہ فی البدیہہ تقاریر ہوا اس کے بعد محترمہ امۃ العزیز صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ بھارت نے بعنوان سیرت حضرت فاطمہ '' تقریر کی۔ اس اجلاس کی بقیہ کاروائی زیر صدارت محترمہ بشریٰ چیمہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ بھارت کی زیر صدارت ہوئی جس میں مقابلہ نظم خوانی ہوا۔ اس مقابلہ کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے درس الحدیث دیا۔ آپ نے اپنے درس میں رسومات و بدعات کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی طریق کے مطابق بدرسومات اور بدعات کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ مقابلہ بیت بازی ہوا۔ تینوں روز کے مقابلہ جات میں لجنہ و ناصرات اور نومبائعات کے مختلف معیاروں کی ممبرات نے حصہ لیا۔

دوسرے اجلاس میں ٹھیک ۳ بجے ورزشی مقابلہ جات بہشتی مقبرہ کے پارک میں زیر صدارت محترمہ شیریں باسط صاحبہ تلاوت قرآن کریم باترجمہ اور نظم کے بعد شروع ہوئے اس ورزشی مقابلہ جات میں بھارت کی تمام پوزیشن لینے والی ممبرات اور باہر سے آنے والی تمام لجنہ و ناصرات کی کھیلیں کروائی گئیں۔

اختتامی اجلاس: تیسرے دن اختتامی اجلاس کی کاروائی کا آغاز ٹھیک آٹھ بجے زیر صدارت محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت ہوا تلاوت قرآن کریم اور کلام حضرت مصلح موعودؓ کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ اس موقع پر پوزیشن لینے والی مجالس اور خصوصی حسن کارکردگی والی مجالس کو ٹرافیاں دی گئیں۔ اس کے بعد محترمہ صدر اجلاس نے ممبرات سے اختتامی خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں آپس میں باہمی محبت اسلامی پردہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تربیتی خطبات کی طرف ممبرات کو توجہ دلا کر اطاعت خلافت کی خاص تلقین کی۔ ازاں بعد اس مرکزی اجتماع کے موقع پر تمام تعاون دینے والے خدام، اطفال، لجنہ و ناصرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی صحت و تندرستی درازی عمر اور تمام مہمان مستورات کے بخیر و عافیت سفر کیلئے دعا کی درخواست کی۔ دعا کے بعد اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

نمائش: اجتماع کے تینوں دن بیت النصرت لائبریری کے ہال میں قادیان کے چاروں حلقہ جات کی طرف سے دست کاری کی نمائش لگائی گئی۔ اجتماع کے پہلے روز نمائش کا افتتاح ایک بجے ہوا۔

قیام و طعام: مہمان مستورات کے قیام وطعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ کے تحت نصرت گرلز اسکول میں کیا گیا تھا۔ کچھ مستورات مکان اُمِ طاہر'' اور دیگر گھروں میں بھی ٹھہریں۔ مہمان مستورات کو کھانا کھلانے میں محترمہ امۃ القدوس فضل صاحبہ منتظمہ قیام گاہ کے ساتھ 7 ممبرات نے احسن رنگ میں ڈیوٹیاں ادا کیں۔ کھانا پکانے میں لنگر خانہ کے عملہ نے بہت تعاون کرتے ہوئے تینوں وقت کا کھانا بروقت تیار کر کے بھجوایا۔ اسی طرح قیام گاہ میں بستروں وغیرہ کا انتظام دفتر جلسہ سالانہ سے رابطہ کر کے کیا گیا۔ تمام تعاون کرنیوالے خدام، اطفال کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔

مجلس شوریٰ: اجتماع کے دوسرے دن شبینہ اجلاس کے بعد ٹھیک ۹ بجے مجلس عاملہ بھارت اور نمائندگان بھارت کی مجلس شوریٰ زیر صدارت محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت ہوئی۔ جس میں تمام شعبہ جات کی سیکرٹریات نے اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ کے بارہ میں تفصیل بتائی۔ اجتماع کے تینوں دن ظہر و عصر اور مغرب و عشاء نماز باجماعت اجتماع گاہ میں پڑھائی جاتی رہی۔ **تاریخ پارے:** اجتماع میں ناصرات الاحمدیہ کی تین بچیوں نے تاریخ پارے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس روحانی اجتماع کی برکات سے ہمیں مستفید فرمائے۔

(بشریٰ چیمہ، امۃ الحکیم، امۃ العزیز قادیان)

❀❀❀❀❀❀❀

اس موقع پر میں آپ کو قرآن کریم سیکھنے، سکھانے، اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اپنے گھروں میں خود بھی تلاوت کو رواج دیں اپنے بچوں بچیوں کو بھی تلاوت کی تلقین کریں

اللہ آپ سب کو قرآن کریم کے انوار اور فیوض و برکات سے نوازے اور آپ کو اپنی زندگیاں اس کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ آپ سب کے ساتھ اور آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت منعقدہ 12، 13، 14 ستمبر 2006

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو الناصر

لندن
10.9.06

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے لجنہ و ناصرات اور نومبائعات کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مجھے پیغام بھجوانے کیلئے لکھا ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو قرآن کریم سیکھنے، سکھانے، اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بڑا بھاری احسان فرمایا ہے کہ ہمیں ایک نہایت مبارک کتاب قرآن شریف عطا فرمائی ہے اور اس کی تلاوت اور اس کی تعلیمات پر عمل کے ساتھ غیر معمولی برکات وابستہ فرمائی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”قرآن پڑھا کرو یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا۔“

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے کہ جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گلِ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حنظل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ...... یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔“

پھر فرماتے ہیں:

”قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے ...... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔“

کس قدر مبارک ہے ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کہ جسے یہ آسمانی شہد عطا ہوا جو خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے ٹپکا ہے۔ ہاں جواہرات کی ایک تھیلی عطا ہوئی ہے مگر افسوس کہ مسلمان اس سے بے خبر ہیں۔ آج ہم ہیں جنہوں نے اپنے عملی نمونے سے اس تعلیم سے ساری دنیا کو روشناس کرانا ہے۔ اپنے گھروں کو اس مقدس کتاب کی تلاوت سے مزین کرنا ہے۔ ابھی چند دنوں تک رمضان کے بابرکت ایام شروع ہونے والے ہیں۔ ان مبارک ایام کو بھی قرآن کریم سے خاص مناسبت ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں بالخصوص اس کی تلاوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ آپ ہر سال حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ رمضان میں قرآن کریم کا ایک دَور مکمل فرمایا کرتے تھے۔

پس رمضان کے ایام میں بالخصوص اور باقی سارا سال بالعموم اپنے گھروں میں خود بھی تلاوت کو رواج دیں! اپنے بچوں بچیوں کو بھی تلاوت کی تلقین کریں۔ اور جنہیں نہیں پڑھنا آتا ان کو سکھانے کی اور ترجمہ کی کلاسیں منعقد کریں۔ اللہ آپ سب کو قرآن کریم کے انوار اور فیوض و برکات سے نوازے اور آپ کو اپنی زندگیاں اس کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

والسلام
خاکسار
(دستخط) مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

ذہنی دباؤ کے اثرات، اقسام اور علاج

حکیم ملک مبشر احمد صاحب ریحان

بحالی صحت سے تعلق رکھنے والے تمام افراد عمومی طور پر ذہنی دباؤ اور الجھنوں کو صحت کے لئے مضر سمجھتے رہے ہیں۔ ہر جگہ اور ہر ماحول کے اپنے محرکات ہوتے ہیں جو ذہن میں تناؤ پیدا کرتے ہیں اور ان پر مکمل طور پر قابو پانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ اب اس بات کا انحصار ہم پر ہے کہ کس طرح دباؤ اور تناؤ پیدا کرنے والے روزمرہ زندگی کے محرکات سے ہم آہنگی پیدا کریں اور اپنی زندگی خوشگوار بنائیں۔

کوئی مشکل پیچیدہ معاملہ جو کہ ہمارے جسم یا ذہن پر اثر انداز ہو اگر ہماری ذہنی، جسمانی صلاحیتیں مطالبے کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں تو ہم اپنے ماحول سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور اگر صورتحال اس کے برخلاف ہو تو یہ دباؤ ہمارے لئے ناقابل قبول اور تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

دباؤ کے محرکات

ذہنی دباؤ پیدا کرنے والے محرکات مندرجہ ذیل ہیں:۔

کام (پیشہ) کے متعلق، باہمی تعلقات، زندگی کے اہم واقعات، جسمانی علامات، کمر کا درد، قبض کی شکایت، دست آنا، سینے میں جلن، پٹھوں میں کھچاؤ ہونا، متلی ہونا، تھکن، سانس پھولنا، زیادہ بھوک لگنا، چکر آنا، منہ خشک ہونا، زیادہ پسینہ آنا، بھوک نہ لگنا، بے خوابی، خارش ہونا، دل ڈوبنا اور سر درد وغیرہ۔

نفسیاتی علامات

غصہ آنا، تشویش، مردہ دلی، بیزاری، اداسی، تھکن، موت کا خوف، احساس گناہ، مایوسی، جارحانہ رویہ، بے صبری، توجہ میں کمی ہونا، چڑچڑاپن، بے چینی وغیرہ۔

متفرق علامات

ہونٹ کاٹنا، پیر زمین پر مارنا، اضطراری افعال، دانت پیسنا، سر درد، بے چینی میں ٹہلنا، عضلاتی حرکات، معمولی باتوں پر غصہ آنا، ہکلانا، بار بار بال، کان یا ناک کو ہاتھ لگانا، ہاتھوں کا کپکپانا وغیرہ۔

ذہنی دباؤ کے اثرات

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ سڑک پر حادثے ذہنی دباؤ کے شکار افراد کے ساتھ زیادہ پیش آتے ہیں۔ یہ شاید اس وجہ سے ہوتا ہے کہ الجھن اور دباؤ کے شکار افراد کی توجہ آسانی سے بٹ جاتی ہے اور اس کے علاوہ اپنے اطراف میں موجود خطرات کا اتنا خیال نہیں رکھ پاتے جتنا کہ دوسرے لوگ جو ذہنی دباؤ کا شکار نہ ہوں۔

ذہنی دباؤ جسم کے مدافعتی نظام کو بھی کمزور کرتا ہے جس کی وجہ سے دباؤ میں مبتلا لوگ زیادہ بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ محققین نے یہ بات بھی ثابت کی ہے کہ دباؤ میں مبتلا لوگ نظام تنفس کی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

ہائی بلڈ پریشر اور فالج

ہائی بلڈ پریشر کی بیماری ان لوگوں میں زیادہ ہوتی ہے جو کام کے دوران ذہنی دباؤ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جن پر سب سے زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جو اکثر غیر یقینی صورتحال کا شکار رہتے ہیں۔ نفسیاتی و سماجی دباؤ کا دوران خون پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ مطالعہ امریکہ میں ان لوگوں پر کیا گیا جو فضائی ٹریفک کنٹرول کرتے ہیں۔ یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ دوسرے پیشوں سے متعلق لوگوں کے مقابلے میں ان لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کا مرض تقریباً چار گنا زیادہ ہوتا ہے۔

یہ بات بھی تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ دل کے امراض کے شکار لوگ زیادہ جلد بازی، بے چینی اور اضطراب میں ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جو ذہنی دباؤ کے نتیجہ میں سگریٹ نوشی یا شراب نوشی کرتے ہیں پھیپھڑوں، سانس اور کھانے کی نالیوں کے کینسر میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس بات کا اندیشہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ بہت سے کینسر جسم کے مدافعتی نظام کی کمزوری سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

جسمانی طور پر کام میں مصروف رہنا بھی ذہنی دباؤ کو کم کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے کیونکہ مصروف رہنے کی وجہ سے دھیان کام میں لگا رہتا ہے اور پریشان سوچیں دور رہتی ہیں۔ یہ جسمانی مصروفیات کھیل کود، بھاگ دوڑ یا کسی مثبت کام کی صورت میں بھی ہو سکتی ہیں۔

یہ بات محسوس کی گئی ہے کہ ارتکاز یا توجہ کو بڑھانے والی مشقیں اگر باقاعدگی سے کی جائیں تو یہ چار طرح سے ذہنی دباؤ کم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

توجہ کو بڑھاتی ہیں، سوچوں پر قابو پانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں، جذبات کو قابو میں رکھنے میں مددگار بنتی ہیں، جسمانی سکون پہنچاتی ہیں۔

جسمانی سکون حاصل کرنے کے طریقے

جسمانی سکون کے دیگر طریقے بھی ذہنی دباؤ کم کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں کیونکہ اس سے ہم اپنے عضلات کو اپنے دماغ کے تابع بناتے ہیں اور دماغ کی مدد سے ان کو پھیلاتے اور سکیڑتے ہیں۔ اس طرح سوچوں کی تربیت بھی ہوتی ہے اور ان پر قابو بھی آ جاتا ہے عمل تنویم بھی سکون پہنچانے کا ایک بہت اہم ذریعہ ہے۔ شعبہ طب سے تعلق رکھنے والوں نے اسے بہت استعمال کیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) کے مطابق صحت مندی کا مطلب صرف بیماری کی عدم موجودگی نہیں بلکہ مکمل جسمانی، ذہنی، سماجی بہتری اور ہم آہنگی کا نام صحت مندی ہے۔ معاشرے میں کئی طرح کی ذہنی و نفسیاتی بیماریاں پائی جاتی ہیں جن کی تشخیص، علاج اور اس بارے میں شعور دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ذہنی امراض کی جلد تشخیص و علاج اس بارے میں خاندان کی آگاہی صحت ہی لوگوں کی ذہنی صحت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہماری ذہنی صحت ہمارے رویوں، سوچ اور احساس کو متاثر کرتی ہے۔ جبکہ ذہنی صحت ان عوامل کو منفی انداز سے متاثر کرتی ہے۔ جبکہ اچھی ذہنی صحت ان کو پریشانیوں، اداسیوں اور مشکلات سے نمٹنا سکھاتی ہے۔ ذہنی بیماری کی علامات کا انحصار بیماری کی قسم پر ہوتا ہے جو کہ زیادہ شدید اور لمبے عرصہ تک رہنے والی ہوتی ہے۔ مرض کے شکار لوگ اور ان کے آس پاس رہنے والوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ روزمرہ کے کاموں اور تعلقات کو تباہ کر دیتی ہے۔

ذہنی امراض کی کئی اقسام ہیں۔ انہیں تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

شدید ذہنی امراض:

یہ مرض شدید اور ہمیشہ رہنے والے بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسے شیزوفرینیا اور جنون اور یاسیت کی بیماری۔ اس طرح کے ذہنی امراض میں نہ تو مریض بیماری کو سمجھتا ہے اور نہ ہی اسے قبول کرتا ہے اور اس کا علاج کرانے سے بھی انکار کرتا ہے۔

عام ذہنی امراض:

ان امراض میں ڈپریشن کی بیماری، گھبراہٹ، غیر یقینی خوف، خیالات کا تسلط اور تکرار عمل کی بیماریاں ہیں۔ اس طرح کے امراض میں مریض بیماری کو سمجھتا اور قبول کرتا ہے اور علاج کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔

دوسرے ذہنی امراض:

اس میں یادداشت کی بیماری، مرگی، نشہ، بچوں کے ذہنی امراض وغیرہ شامل ہیں۔

ذہنی امراض کی علامات

جسمانی علامات میں درد، چکر آنا، بغیر کسی جسمانی وجہ سے گھبراہٹ ہونا، پیٹ میں درد، نیند نہ آنا، تھکن، بھوک نہ لگنا اور جنسی خواہشات میں کمی آنا۔

نفسیاتی علامات:

اداسی، گھبراہٹ، بے چینی محسوس کرنا، زیادہ باتیں کرنا، ایسی باتیں کرنا جو دوسروں کی سمجھ میں نہ آئیں۔ عجیب و غریب اور بے تکے خیالات پیش کرنا، غلط باتوں پر یقین کرنا، یادداشت کمزور ہونا، فیصلہ کرنے یا توجہ دینے میں مشکل پیش آنا۔ غیر موجود چیزوں کو دیکھنا، سننا اور محسوس کرنا۔

ذہنی امراض کی وجوہات میں حیاتیاتی اور ماحولیاتی عناصر شامل ہیں۔

حیاتیاتی عناصر

دماغی تبدیلیاں، دماغی تبدیلیوں سے ہونے والی وجوہات میں دماغ میں ہونے والی کیمیائی تبدیلیاں، انفیکشن مثلاً دماغ کی سوجن، دوران خون میں کمی، ٹیومر، دماغی چوٹ، لمبے عرصہ تک کی جانے والی شراب نوشی، غذائی کمی خصوصاً وٹامن کی کمی یا غیر علاج شدہ مرگی وغیرہ شامل ہیں۔

لمبے عرصہ تک رہنے والی بیماریاں۔ مثلاً ہیپاٹائٹس، انجائنا، شوگر، ڈپریشن کے امکانات کو بڑھا دیتی ہیں۔

چند ذہنی امراض میں موروثی عوامل ذہنی امراض کے ہونے کے امکانات کو بڑھا دیتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ خاندان میں کسی فرد کا ذہنی مریض ہونا خاندان کے دوسرے افراد میں ذہنی مرض ہونے کا سبب بنے۔

بعض ادویات جو کہ جسمانی بیماریوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ایسے اثرات چھوڑ جاتی ہیں جن کی وجہ سے دماغ متاثر ہو سکتا ہے۔

ماحولیاتی عناصر

خراب خاندانی تعلقات، پیار و محبت، رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی کمی تشدد اور مار پیٹ ذہنی امراض ہونے کا سبب بن جاتے ہیں۔

بہت زیادہ ذہنی دباؤ، ہمت افزائی کا فقدان، غربت، بیروزگاری، گھریلو لڑائی جھگڑے۔ سکول اور دفتر میں ہونے والے مسائل ذہنی امراض کی بنیاد بنتے ہیں۔

ذہنی بیماریاں کتنی عام ہیں۔ ذہنی امراض دنیا کے تمام ممالک اور معاشروں میں پائے جاتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا کی آبادی کا ایک فیصد شدید ذہنی بیماریوں کا شکار ہے۔ بعض افراد میں ذہنی امراض زیادہ پائے جاتے ہیں۔ مثلاً معذور، لاعلاج بیماریاں، ضعیف العمر لوگ، بچے اور لاغر نوجوان وغیرہ۔

ذہنی امراض کے متعلق عام سوچ کیا ہے؟

ذہنی امراض کے متعلق ناکافی معلومات کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں کئی قسم کے شکوک و شبہات، ڈر اور خوف اور غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ زیادہ تر

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ اوّل

شیطان کے آگے روکیں کھڑی ہو جاتی ہیں ماحول ایسا بن جاتا ہے کہ شیطان کی کوئی پیش نہیں جاتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے لئے بڑی بد قسمتی کی بات ہوگی کہ وہ رمضان اپنی زندگی میں دیکھے اور پھر اپنے گناہ نہ بخشوائے فرمایا آج پھر اللہ نے اپنے فضل سے ہمیں اس مہینے میں داخل کیا ہے شیطان جکڑے ہوئے ہیں اور نیکیوں کے کئی گنا بڑھا کر اجر مل رہے ہیں پس ہمیں اس مہینے سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا: رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ: (ابراہیم: 41) کی بصیرت افروز اور پُر معارف تشریح فرمائی {ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کر}۔ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قیامت تک کے لئے تھی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا کا علم دیکر یہ بتادیا کہ آپ وہ ہیں جو نماز پر قائم ہیں اور اپنی امت کے نماز پر قائم ہونے کے لئے دعا کرتے ہین۔ قیام نماز واحد خدا کے آگے جھکنے اور وحدانیت کو قائم کرنے کی ایک علامت ہے۔ پس جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت اور احمدی انفرادی طور پر بھی قیام نماز کی کوشش کرتے رہیں اور اللہ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں۔ فرمایا ایک فکر کے ساتھ اس دعا کی قبولیت کی دعا مانگنی چاہئے تا کہ نماز کے قیام کی طرف توجہ قائم رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآنی دعا: رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم (بقرہ:129) {ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریّت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمّت (پیدا کردے) اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے} فرمایا دیکھیں نمازین قائم کرنے کے لئے، عبادتوں کو زندہ رکھنے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے کہ اللہ اپنے فضل سے ایسے گروہ پیدا کرتے چلے جائے جو عبادت کرنے والے اور قربانیاں کرنے والے ہوں۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ دعا کی اور دنیا نے دیکھا عرب کے وحشیوں میں کیا انقلاب آیا وہ ایسے بن گئے جن کی راتیں عبادت کرتے اور دن قربانیاں کرتے گزرتے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف قرآنی دعائیں پیش فرمائیں:

بخشش اور رحم طلب کرنے کی دعا

کی دعا: وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔ (مؤمنون:123) {ترجمہ: اور تُو کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔}

ایمان مین مضبوطی کی دعا

ایمان مین مضبوطی کی دعا: رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّار ترجمہ: اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے پس تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

انجام بخیر ہونے اور ثابت قدم رہنے کی دعا

قدم رہنے کی دعا: رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ (آل عمران: 194) {ترجمہ: اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سُنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری بُرائیاں دُور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔} رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پس اللہ بہت مہربان ہے جو اس نے ہمیں ایسی ایسی دعائیں سکھائی ہیں اگر اس نے گناہ نہ بخشنا ہوتا تو ایسی دعائیں نہ سکھاتا۔ پس ہم بھی جان بوجھ کر غلطیاں کرنے والے نہ ہوں۔ آج کل جو پاکستان سمیت بعض ملکوں میں وقتاً فوقتاً مخالفت ہوتی رہتی ہے اس دُعا پر خاص توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ مخالفین کے خلاف ثابت قدم رکھے اور ہماری مدد فرماتا رہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْن۔ (الاعراف:24) {ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔} فرمایا اس دعا کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا اور آدم نے اسی دعا کے ذریعہ شیطان پر فتح پائی۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ جس طرح ابتداء میں آدم نے شیطان کو دعا کے ذریعہ زیر کیا تھا اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا کے ذریعہ ہی غلبہ وتسلط ملے گا نہ کہ ہتھیار سے آدم اول کو شیطان پر فتح دعا ہی سے ہوئی تھی اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرتا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی۔

پھر ایک دعا حضور ایدہ اللہ نے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (بقرہ: 202) کی پیش فرمائی {ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔} اور فرمایا یہ دعا شرک سے بچانے والی اور آخرت کے عذاب سے بچانے والی۔ دنیا کی پریشانیوں کی آگ سے بچانے والی ہے اور بڑی جامع دعا ہے۔ آخر پر حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کا صحیح فہم و ادراک عطا کرتے ہوئے دعائیں کرنے کی توفیق عطا کرے۔ ❀❀

بقیہ صفحہ 16

پیدا ہو چکی ہیں۔ زیادہ تر لوگ یہ نہیں جانتے کہ ذہنی امراض قابل علاج ہیں۔ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ جنوں، بھوتوں، روحوں یا جادو کے اثر کی وجہ سے ذہنی امراض ہوتے ہیں اور ان کے علاج کے لئے نام نہاد عاملوں، فقیروں سے رجوع کرتے ہیں۔

ذہنی امراض کا عام ردعمل یہ ہے کہ لوگ متاثرہ شخص سے امتیازی سلوک روا رکھتے ہیں اور انہیں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ذہنی امراض میں مبتلا شخص کو خاندان یا محلے دار بلا وجہ تنگ کرتے ہیں۔

طریقہ علاج

زیادہ تر ذہنی امراض کا علاج موجود ہے اور ان کا طریقہ علاج ذہنی بیماری کی قسم پر منحصر ہے۔ ذہنی بیماریوں کے علاج کے لئے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

نفسیاتی طریقہ علاج سے ذہنی امراض کا علاج بآسانی کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ علاج کو مشاورت کہتے ہیں۔ اس میں مریض کی پریشانیوں کو سنا جاتا ہے اور انہیں ان کے مسائل کو حل کرنے یا حالات سے نمٹنے کے لئے مدد فراہم کی جاتی ہے۔

سماجی طریقہ علاج میں مریض کے خاندان کے ساتھ مل کر کام کیا جاتا ہے تا کہ مریض پر پڑنے والے سماجی دباؤ کو دور کیا جائے۔ اسے کام تلاش کرنے، رہنے کے لئے جگہ تلاش کرنے میں مدد دینا وغیرہ سماجی طریقہ علاج میں آتا ہے۔

ادویات

شدید ذہنی امراض اور شدید ڈپریشن کے شکار لوگوں کے لئے ادویات کا استعمال سود مند ہوتا ہے۔ مشینی طریقہ علاج بھی شدید ذہنی دباؤ کے شکار افراد کے لئے نہایت مفید پایا گیا ہے۔

ذہنی امراض کے شکار مریضوں کے جلد صحت یاب ہونے کے امکانات اس وقت زیادہ ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنا فوری اور وقت پر علاج کروائیں۔ باقاعدگی سے ڈاکٹر کے پاس جائیں۔ ایسے مریضوں کو سمجھنے اور مدد کرنے والے افراد خاندان، پڑوسی یا دوستوں میں موجود ہوں۔

مریض کے خاندان اور دوست، پڑوسی اسے اپنائیت دیں تا کہ مریض ذہنی دباؤ سے باہر نکل آئے۔ دماغی بیماری کے شکار کچھ لوگ جلد صحت یاب نہیں ہو پاتے لیکن اگر ان کی دیکھ بھال کی جائے اور سہارا دیا جائے تو وہ صحت یاب ہو کر روزمرہ کے کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ معاشرے کا ایک مؤثر فرد بن سکتے ہیں۔ کچھ ذہنی بیماریاں مثلاً یادداشت کی بیماری کا مکمل علاج موجود نہیں ہے۔ لیکن اگر تشخیص کے فوراً بعد مریض کی مکمل دیکھ بھال کی جائے تو بیماری کے بڑھنے کے عمل کو سست کیا جاسکتا ہے۔ جو مریض اور خاندان کے افراد کے ذہنی دباؤ کم کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

ذہنی امراض کی تشخیص وعلاج کی سہولت ذہنی امراض کے شکار افراد کی دیکھ بھال اور مدد کے لئے نہایت اہم ثابت ہوسکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح امراض کی جلد تشخیص و علاج میں مدد ملتی ہے۔ ذہنی امراض سے متاثرہ افراد کو ان کے اپنے علاقے یا کمیونٹی میں ہی دیکھ بھال کی سہولت میسر آتی ہے۔

خاندان کے افراد کو علاج میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ دیکھ بھال کرنے والوں کی مدد کی جاسکتی ہے۔ اس بات کو یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ مریضوں کی باقاعدہ دیکھ بھال ہو رہی ہے تا کہ وہ دوبارہ بیماری کا شکار نہ ہوں۔ کمیونٹی میں ذہنی صحت کے حوالے سے مثبت انداز فکر اور رویوں کے بارے میں تعلیم اور تشہیر ہوسکتی ہے۔

اچھی ذہنی صحت کے لئے ضروری ہے کہ ذہن کی نشوونما کی جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس شعبے کے ماہر افراد کی مدد لینا ضروری ہے۔ ذہنی مرض ہونے کی صورت میں مناسب ادویات کی فراہمی اور علاج کے لئے مناسب سہولیات کی دستیابی ضروری ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ بہت ضروری ہے کہ لوگوں میں ذہنی امراض کے حوالے سے شعور بڑھایا جائے اور ذہنی صحت کو خاص اہمیت دی جائے تا کہ ذہنی امراض سے پاک معاشرے کے حصول کا خواب ایک حقیقت بن جائے۔

MUSTAFA BOOK COMPANY
Agent of Govt. Publication and Educational Suppliers
Fort Road, Kannur-1, Ph:2769809
C.B.S.E, N.C.E.R.T, College, +2, Text & Guides, Stationeries
School Guides, Computer Stationery, Note Books, Forms & Registers

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 Thursday 5th October 2006 Issue No. 40

SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

آپ سب احمدی خدام واطفال کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یاد رکھیں کہ اسلام نے عبادات میں سے جس بات پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ نماز ہے۔ یہی انسان کا مقصد پیدائش ہے

پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ انہیں وقت پر ادا کریں۔ اور اس پر ایسا کاربند ہو جائیں کہ پھر زندگی بھر اس کی ادائیگی کے بغیر چین نہ آئے۔ اللہ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت منعقدہ 12، 13، 14 ستمبر 2006

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

لندن
7.9.06

پیارے خدام واطفال! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین اجتماع کو اس کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ ان مبارک ایام میں جو نیک باتیں سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی بھی توفیق پائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین اور کارکنان کو بہترین اجر سے نوازے۔ آمین۔

اس موقعہ پر میں آپ سب احمدی خدام واطفال کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یاد رکھیں کہ اسلام نے عبادات میں سے جس بات پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ نماز ہے۔ قرآن کریم، احادیث میں اس کی بہت زیادہ اہمیت اور فرضیت بیان ہوئی ہے۔ یہی انسان کا مقصد پیدائش ہے۔ ہمارے ذمہ ساری دنیا کی راہنمائی کا کام لگایا گیا ہے اور یہ کام دعاؤں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کے بغیر ممکن نہیں۔

یاد رکھیں سب سے بہترین دعا نماز ہوتی ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی کا درس دیتی ہے۔ نماز اصلاح نفس کا سبق دیتی ہے۔ نماز برائیوں اور فحشاء سے نجات دلاتی ہے۔ نماز ہی سے وحدت قائم ہوتی ہے۔ نماز ہی انسانوں کے مابین مساوات پیدا کرتی ہے۔ نماز اجتماعیت کا ذریعہ ہے۔ نماز سے انسان کی روحانی ترقی ہوتی ہے۔ اور اسی سے انسان کی ظاہری اور باطنی صفائی ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نماز انسان کو خدا سے ملاتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے ایک بڑی پیاری مثال دے کر نماز کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں: کہ دیکھو اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کی اس کی میل میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔“

پھر آپ نے نماز کو باجماعت ادا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا کہ ”باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے“۔

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور نماز کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے۔ فرمایا:

”نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔ اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اس سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا ہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا، پھر اس سے مانگنا پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے۔ اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو۔ کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔

اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اس کا خوف اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے“

پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ انہیں وقت پر ادا کریں۔ اور اس پر ایسا کاربند ہو جائیں کہ پھر زندگی بھر اس کی ادائیگی کے بغیر چین نہ آئے۔ اللہ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار
(دستخط)
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس